عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۵ - شمارہ ۴۲

تاجدار ختم نبوت
صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارے میں پیش گوئیاں

ایک گورکن کا
عجیب مشاہدہ

ہزارہ کا ایک نامور سپوت

جو ایک گستاخ رسول کو قتل کر کے

تختہ دار

پہ جھول گیا

کراچی کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

واپڈا قادیانیوں کے نرغے میں

نعتِ رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سیّد سلمٰن گیلانی، شیخوپورہ

کیا مزہ ہو جو مِرے دل کا یہ ارماں نکلے
سامنے گنبدِ خضریٰ کے، مِری جاں نکلے

کون دیکھے گا اسے، دیکھ کے اُن کا چہرہ
لاکھ ہر چودھویں کو ماہِ درخشاں نکلے

جو شہِ دیں ترے دامن سے ہوئے وابستہ
ایسے خوش بخت ہی انعام بداماں نکلے

جو تجھے دیکھ کے بھی تجھ کو نہ پہچان سکے
کس قدر بے ہنر و جاہل و ناداں نکلے

رُوئے زیبا سے وہ کملی کا اچانک ہٹنا
جیسے لپٹے ہوئے جُزداں سے قرآں نکلے

بدر میں دیکھئے اصحابِ نبیؐ کا جذبہ
تین سو تیرہ ہتھیلی پہ لئے جاں نکلے

عرش سے اترے ملائک پئے امداد انکی
غیرتِ حق سے وہ جب بے سر و ساماں نکلے

تاکہ بوجہل کو واصل بہ جہنم کر دیں!
لال عفراءؓ کے لئے خنجرِ برّاں نکلے

لوگ طعنے جنہیں دیتے تھے کہ صحرائی ہیں
جوشِ ایماں سے وہ صحرائی بھی طوفاں نکلے

اپنے سلمٰن کو بھی اذنِ حضوری بخشیں!
میری حسرت بھی کبھی اے شہِ شاہاںؐ نکلے

نوٹ:- ابھرتے ہوئے نوجوان شاعر سیّد سلمان گیلانی شاعرِ ختمِ نبوت محترم سیّد امین گیلانی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ شاعری میں قدم رکھا ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اس میدان میں انہیں مزید ترقی اور پختگی عطا فرمائے۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۴ شعبان تا ۱۰ شعبان ۱۴۰۷ھ بمطابق ۳ اپریل تا ۹ اپریل ۱۹۸۷ء | شمارہ ۴۲

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ــــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ــــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان - ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی - نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری ــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاول پور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلور کوٹ ــــ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ ــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ــــ طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کوڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ
بارڈس ــــ اسماعیل قاضی
کینیڈا ــــ آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا
برطانیہ ــــ محمد اقبال،
اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک ــــ محمد ادریس
ناروے ــــ محمد سال اشرف جاوید
افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی
ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان

واپڈا پر قادیانیوں کا تسلط

ملک عزیز میں واپڈا کو ریڑھ کی ہڈی کا مقام حاصل ہے۔ بدقسمتی سے یہ ادارہ مبینہ طور پر قادیانی ٹولے کی آماجگاہ بنا ہوا ہے چیئرمین واپڈا اعلام صفدر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ماتحت افسران کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں اور چونکہ ماتحت افسران اکثر قادیانی بتائے جاتے ہیں اس لئے وہ اس سونے کی کان سے خوب خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ واپڈا کا جنرل منیجر جو کہ مینیجنگ ڈائریکٹر کے اختیارات رکھتا ہے اس کا نام اسد اللہ خان ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ خوب من مانی کر رہا ہے یہ شخص قادیانی ہے۔ قادیانی ٹولے کے دو مقاصد ہیں

۱۔ اول یہ کہ کلیدی آسامیوں پر قبضہ کر کے ماتحت عملہ کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے اور قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر کی جائے۔

۲۔ پاکستان کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا کر اسے ٹکڑے کر دیا جائے تاکہ قادیانیوں کے چوتھے پوپ مرزا طاہر کی پیش گوئی پوری ہو سکے۔ یوں تو قادیانی ہر محکمے میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں لیکن واپڈا ان دنوں کلی طور پر قادیانیوں کے تسلط اور نرغے میں ہے جسے یہ دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق مندرجہ ذیل ڈیپارٹمنٹ میں مندرجہ ذیل قادیانی تعینات بتائے جاتے ہیں یہ فہرست اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ اگر یہ حضرات قادیانی ہیں تو منافقت چھوڑ دیں اور کھلم کھلا اپنے کو قادیانی ظاہر کریں اور اگر قادیانی نہیں ہیں تو اپنی صفائی پیش کریں وہ نام یہ ہیں۔

۱۔ چوہدری رفیق۔ ظفر اللہ چوہدری آنجہانی کا بھتیجا ہے گریڈ ۲۰ ہے اور جنرل منیجر فنانس ہے (۲) ایم۔ دائی۔ خان (محمد یوسف خان) منیجر فنانس وار گریڈ ۲۰ یہ شخص چیف آڈیٹر واپڈا تھا (۳) حمید ظفر چیف انجینئر سسٹم پروٹیکشن گریڈ ۲۰۔ (۴) لیفٹیننٹ کرنل سیف اللہ خان (اسد اللہ خان کا چھوٹا بھائی) پرنسپل آفیسر ایڈمن ٹربیلا ہے (۵) محمد نعیم ڈپٹی ڈائریکٹر گریڈ ۱۸۔ (۶) عزیز احمد ڈائریکٹر ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر گریڈ ۱۸۔ (۷) ڈائریکٹر خالد جاوید سرجیکل سپیشلسٹ گریڈ ۲۰ سی دی واپڈا۔ (۸) ڈاکٹر عبد الغفور میڈیکل اسٹور انچارج (۹) غلام احمد ہاشمی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن گریڈ ۱۷ (۱۰) محبوب عالم سینئر سپرنٹنڈنٹ بجٹ اینڈ کوآرڈینیشن گریڈ ۱۶۔ اسد اللہ خان قادیانی نے مذکورہ قادیانی کو ۱۹۸۳ء سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنا دیا ہے جس سے اس کو بقایا جات سے لاکھوں روپے کا فائدہ ہوگا جبکہ محبوب عالم ہسپتال میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے (۱۱) محمد اختر ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن (۱۲) مسعود پرویز اسسٹنٹ ڈائریکٹر بجٹ۔ (۱۳) غلام احمد اسسٹنٹ ڈائریکٹر بجٹ انسٹیٹیوٹ آف اکاؤنٹس واپڈا وحدت روڈ لاہور (۱۴) لیفٹیننٹ کرنل خالد گلزار بٹ سیکرٹری پروجیکٹ ونگ واپڈا و طفیر (۱۵) محمد طفیل جرال اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمن ایس اینڈ جی لے (۱۶) لیفٹیننٹ کرنل محمد رفیق ڈائریکٹر انکوائری (۱۷) کرنل محمد رفیق ڈائریکٹر ایڈمن اسلام آباد۔ (۱۸) لیفٹیننٹ اسد (۱۹) عبد الرؤف ہاشمی گریڈ ۱۹ (۲۰) عزیز احمد چیف ڈیٹا کنٹرول اینڈ (۲۱) مظفر احمد صدیقی جونیئر آفیسر واپڈا کمپیوٹر سنٹر۔

اگر مندرجہ بالا تمام افسران قادیانی ہیں اور جیسا کہ ہمیں معلوم ہے یہ پکے قادیانی ہیں تو پھر اس پر اس کے سوا کیا کہیں۔

ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہیے

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ واپڈا قادیانیوں کے لئے ایک ایسا اڈہ بنا ہوا ہے جہاں قادیانی افسران اور دوسرے قادیانیوں کو کھپا رہے ہیں۔

ارباب اختیار کو اس بات کی تفتیش کرنی چاہیے کہ واپڈا کا کروڑوں روپے کا بجٹ کہیں قادیانی تبلیغ و تشہیر کے لئے تو خرچ نہیں ہو رہا نیز اس بات کی بھی تحقیقات کرنی چاہیے کہ

صیغہ طور پر مذکورہ بالا قادیانی افسران نے اپنے عہدہ کا غلط استعمال کرتے ہوئے کتنے قادیانیوں کو واپڈا میں کھپایا ہے۔

لاہور سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق وہاں واپڈا ہاؤس کے کمرہ نمبر ۱۴۴ میں قادیانی عبادت خانہ بنا ہوا ہے۔ جہاں وہ اپنی نام نہاد عبادت کرتے ہیں اور ماتحت مسلمان عملے کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اگر ان کے ساتھ مل کر عبادت نہیں کریں گے تو انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا وہاں عبادت کے ساتھ ساتھ قادیانیت کی تبلیغ بھی کی جاتی ہے اور مسلمانوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ ان کی تبلیغ نہ کریں۔ ماتحت عملہ ملازمت سے برطرفی کے خوف سے اس صریح زیادتی کے خلاف آواز اٹھانے سے معذور ہے ایک اطلاع کے مطابق کچھ مسلمان کو ملازمت سے نکال بھی دیا گیا ہے۔

وزیراعظم محمد خان جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مختلف محکموں میں جو بد عنوانیاں ہوتی ہیں یا ہو رہی ہیں انہیں منظر عام پر لایا جائے اور ان کا تدارک کیا جائے قادیانیوں کا واپڈا میں کلیدی آسامیوں پر براجمان ہونا خطرے کی گھنٹی ہے ہر قادیانی اپنے پیشوا یا اپنے مرکز کی ہدایت کا پابند ہے اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں۔ ان کا پیشوا مرزا طاہر لندن میں بیٹھا پاکستان کے خلاف پیشگوئیاں کر رہا ہے۔ اندرون ملک خصوصاً کراچی حیدر آباد کوئٹہ پشاور اور لاہور میں رونما ہونے والے واقعات میں قادیانی ملوث ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جب پورا ملک تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ تو ربوہ واحد شہر تھا جو بجلی کے قمقموں سے جگمگاتا رہا۔ اب جب کہ بھارتی حکمران پھر جنگ کا راگ الاپ رہے ہیں تو کلیدی آسامیوں خصوصاً واپڈا جیسے محکمہ کی اہم پوسٹوں پر قادیانیوں کا تسلط چہ معنی دارد؟

ہم یہاں اس بات کا اظہار بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں لاہور میں ۱۰ فروری کو ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ عین اس وقت جب کہ کنونشن شروع تھا بجلی کاٹ دی گئی ظاہر ہے کہ یہ واپڈا پر مسلط قادیانیوں کی شرارت ہو سکتی ہے جس کا مقصد عوام کو مشتعل کرنا اور انہیں احتجاج کے لئے سڑکوں پہ لانا ہے چنانچہ احتجاج ہوا عوام سڑکوں پر نکل آئے۔ مرکزی مجلس عمل کے قائدین نے صورت حال کو فوری کنٹرول کر لیا ورنہ یہ مسئلہ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا تھا۔

قادیانیوں کی سرگرمیوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ملک کے خیر خواہ ہرگز نہیں ہیں اس لئے ان کو کلیدی آسامیوں خصوصاً واپڈا سے فوری نکالا جائے۔

پاکستان ٹیلی ویژن کی قادیانیت نوازی

پاکستان ٹیلی ویژن پر کسی بھی پروگرام کو پیش کرنے کا ذمہ دار "پروڈیوسر" ہوتا ہے جبکہ پروڈیوسر کی معاونت کرنے والا معاون پروڈیوسر کہلاتا ہے۔ معاون پروڈیوسر کی کم از کم تعلیمی قابلیت ایم اے ہوتی ہے اور معاون پروڈیوسر کے علاوہ کوئی اور فرد پروڈیوسر کی معاونت کا مجاز نہیں ہے۔ لیکن کراچی ٹیلی ویژن پر الٹی گنگا بہہ رہی ہے جیسے کوئی پوچھنے والا نہیں

کراچی ٹی وی کا ایک قادیانی پروڈیوسر "بختیار احمد" آج کل پاکستان اور چین کے اشتراک سے ایک فلم بنا رہا ہے۔ جس کا نام ہے "رشتے اور راستے" اصولاً اس فلم میں معاونت کرنے والا فرد کوئی بھی "معاون پروڈیوسر" ہونا چاہیے۔ لیکن بختیار احمد نے ایک قادیانی اسسٹنٹ فلم ایڈیٹر نصیر رانا کو اپنے ساتھ معاونت کے لئے رکھا ہوا ہے اور اسے نام دیا ہے "معاون پروڈکشن" کا۔ نصیر رانا جس کی تعلیمی قابلیت میٹرک یا انٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ کسی ایم۔ اے پاس معاون پروڈیوسر کا نعم البدل کیسے ہو سکتا ہے؟؟ صرف چین کے اشتراک سے بننے والی فلم ہی میں نہیں بلکہ کراچی کے حالات پر کراچی سینٹر سے دکھائے جانے والے کھیل "نشان سوال" میں بھی نصیر رانا کا نام بطور معاون پروڈکشن شامل تھا۔ عام معاون پروڈیوسرز کی حق تلفی اور اس کھلم کھلا قادیانی گردی پر ارباب اختیار کوئی نوٹس کیوں نہیں لیتے۔

واضح رہے کہ ٹی وی پبلک بجٹ کے ذریعے یہ پروگرام کرنے والے پروڈیوسر بختیار احمد اور اسسٹنٹ فلم ایڈیٹر نصیر رانا دونوں قادیانی ہیں اور نصیر رانا کا تعلق کنری ضلع تھرپارکر سے ہے یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اسسٹنٹ فلم ایڈیٹر کا کام فلم کی توڑ جوڑ کے علاوہ کچھ نہیں۔ ہم فلموں وغیرہ کے حق میں نہیں۔ خواہ وہ کسی طرح کی ہوں لیکن پاکستان ٹیلی ویژن پر قادیانیوں کو مسلط کرنے پر احتجاج کرنا ہمارا حق بھی ہے اور فرض بھی۔

اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ٹی وی جیسے ذرائع ابلاغ سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۔

(نساء۔ ع ۶)

(ترجمہ) تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور دوسرے اہلِ قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ اور غرباء کے ساتھ اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور مسافر کے ساتھ بھی۔

۱ "پاس والے پڑوسی" سے مراد یہ ہے کہ اس کا مکان قریب ہو اور "دور کے پڑوسی" سے مراد یہ ہے کہ اس کا مکان دور ہو۔ حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا کہ پڑوس کہاں تک ہے انہوں نے فرمایا کہ چالیس مکان آگے کی جانب اور چالیس پیچھے کی جانب چالیس دائیں اور چالیس بائیں جانب۔

مسند بزار وغیرہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ پڑوسی تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ پڑوسی جس کے تین حق ہوں، پڑوس کا حق، رشتہ داری کا حق، اور اسلام کا حق۔ دوسری قسم وہ ہے جس کے دو حق ہوں۔ پڑوس کا حق اور اسلام کا حق۔ تیسری قسم وہ ہے جس کا ایک ہی حق ہو۔ وہ غیر مسلم پڑوسی ہے (مجمل) گویا پڑوس کے تین درجے ترتیب وار ہو گئے۔ امام غزالیؒ نے بھی اس حدیث شریف کو نقل فرمایا ہے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ دیکھو اس حدیث شریف میں محض پڑوسی ہونے کی وجہ سے مشرک کا حق بھی مسلمان پر قائم فرمایا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے دو پڑوسیوں میں فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئے اور اپنے پڑوسی کی کثرت سے شکایت کرنے لگے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا جاؤ (اپنا کام کرو) اگر اس نے تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی نافرمانی کی (کہ تم کو ستایا) تو تم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی نافرمانی نہ کرو۔

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کا حال بیان کیا گیا کہ وہ روزے بھی کثرت سے رکھتی ہے۔ تہجد بھی پڑھتی ہے۔ لیکن اپنے پڑوسیوں کو ستاتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا وہ جہنم میں داخل ہوگی (چاہے پھر سزا بھگت کر نکل آئے) امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ پڑوسی کا حق صرف یہی نہیں کہ اس کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ اس کا حق یہ ہے کہ اس کی تکلیف کو برداشت کیا جائے۔

حضرت ابن المقفعؒ اپنے پڑوسی کی دیوار کے سایہ میں اکثر بیٹھ جایا کرتے تھے، اُن کو معلوم ہوا کہ اس کے ذمہ قرض ہو گیا جس کی وجہ سے وہ اپنا گھر فروخت کرنا چاہتا ہے۔ فرمانے لگے کہ ہم اس کے گھر کے سایہ میں ہمیشہ بیٹھے، اس کے سایہ کا حق ہم نے کچھ ادا نہ کیا، یہ کہہ کر اس کے گھر کی قیمت اس کو نذر کر دی اور فرمایا کہ تمہیں قیمت وصول ہو گئی۔ اب اس کو فروخت کرنے کا ارادہ نہ کرنا۔ حضرت ابن عمرؓ کے غلام نے ایک بکری ذبح کی۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب اس کی کھال نکال چکو تو سب سے پہلے اس کے گوشت میں سے میرے یہودی پڑوسی کو دینا۔ کئی دفعہ یہی لفظ فرمایا۔ غلام نے عرض کیا کہ آپ کتنی مرتبہ اس کو فرمائیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ مجھے جبرائیلؑ بار بار پڑوسی کے متعلق تاکید فرماتے رہے (اس لئے میں بار بار کہہ رہا ہوں) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مکارمِ اخلاق دس چیزیں ہیں۔ بسا اوقات یہ چیزیں بیٹے میں ہو جاتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں، غلام میں ہو جاتی ہیں آقا میں نہیں۔ تو یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی عطا ہے جس کو چاہے عطا کر دیں۔ ۱ سچ بولنا ۲ لوگوں کے ساتھ سچائی کا معاملہ کرنا۔ (دھوکہ نہ دینا) ۳ سائل کو عطا کرنا ۴ احسان کا بدلہ دینا ۵ صلہ رحمی کرنا ۶ امانت کی حفاظت کرنا ۷ پڑوسی کا حق ادا کرنا ۸ ساتھی کا حق ادا کرنا ۹ مہمان کا حق ادا کرنا ۱۰ ان سب کی جڑ اور اصل اصول حیا ہے (احیاء)

تیسرا مضمون حدیث بالا میں یہ ہے کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ خیر کی بات زبان سے نکالے یا چپ رہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کا یہ پاک ارشاد جامع کلمہ ہے اس لئے کہ جو بات کہی جائے وہ یا خیر یا شر، اور خیر میں وہ ہر چیز داخل ہے جس کا کہنا مطلوب ہے فرض ہو یا مستحب، اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ شر ہے (فتح) یعنی اگر کوئی ایسی بات ہو جو نہ خیر معلوم ہوتی ہو نہ شر، وہ حافظ کے کلام کے موافق شر میں داخل ہو جائے گی۔ اس لئے کہ جب کوئی فائدہ اس سے مقصود نہیں تو لغو ہوئی وہ خود شر ہے۔

حضرت ام حبیبہؓ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ آدمی کا کلام اس پر وبال ہے کوئی نفع دینے والی چیز نہیں بجز اس کے کہ بھلائی کا حکم کرے یا برائی سے روکے یا اللہ جل شانہٗ کا ذکر کرے۔

شناختی کارڈ — یا — شناختی چہرہ

محمد سعید حویلیاں ہزارہ

شناختی کارڈ بنوانا ضروری ہے مگر شناختی چہرہ بنوانا بھی ضروری ہے تاکہ مسلمان ایک دوسرے کو پہچان لیں اور قیامت میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہچان لیں شناختی کارڈ بنوانے کی تاریخ تو بڑھائی جا سکتی ہے لیکن شناختی چہرہ بنوانے کے لیے مہلت ملنے کی کوئی ضمانت نہیں اور شناختی کارڈ تو یہاں ہی رہ جائے گا لیکن شناختی چہرہ قبر میں، حشر میں ساتھ جائے گا

. ایک حدیث شریف میں حضرت زید ابن جلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ کسریٰ کی طرف سے آئے ہوئے ان دو سفیروں کی طرف نظر نہیں فرمائی جو داڑھیاں منڈائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تباہ ہو ایچ یں بنانے کے لیے تمہیں کس نے کہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے بادشاہ کسریٰ نے ہمیں حکم دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لیکن میرے بادشاہ اللہ تعالیٰ نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم دیا ہے" (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غیر مسلم نمائندوں کی ایسی شکلیں دیکھ کر ناراض و ناخوش ہوئے تو مسلمانوں کی ایسی شکلیں دیکھ کر کیسے خوش ہو سکتے ہیں

. حدیث شریف میں آتا ہے "جو جن لوگوں کو اپناتا ہے ان کا رہن سہن اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سمجھا جائے گا" (صاف ظاہر ہے کہ داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا جناب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کے خلاف اور حضور علیہ السلام کے دشمنوں کا طور طریقہ ہے جسے بدقسمتی سے آج اکثر مسلمان اختیار کیے ہوئے ہیں)

• ۔ ایک اور حدیث میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو مونچھ نہیں کٹاتا وہ ہم میں سے نہیں ہے" (یہ تنبیہ کتنی سخت ہے جو لمبی مونچھوں والے خود کو بہت بڑا سمجھتے ہیں انہیں رسول اللہ علیہ وسلم اپنی امت کا رکن ماننے سے انکاری ہیں)

• ۔ آئمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک داڑھی قبضہ (مٹھی) سے کم کردینا کسی صورت بھی جائز نہیں (آج کل "فیشنی داڑھی" رکھنے کا رواج بھی عام ہے کہ چہرے پر معمولی معمولی بال رکھ لیے حالانکہ ایسی داڑھی سنت رسول اکرم کے ساتھ صریح مذاق ہے)

• ۔ مولانا میر وقیؒ نے مرزا قتیل کی حکایت بیان کی ہے کہ ان کی صوفیانہ باتیں سن کر ایک ایرانی مسافر ہرا اوران سے ملنے کے لیے چل پڑا جب وہ مرزا کے پاس پہنچا تو ایرانی نے دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی مونڈ رہے ہیں وہ سخت حیران ہوا اور بولا آغا آپ اپنی داڑھی مونڈ رہے ہیں۔ مرزا نے جواب دیا جی ہاں میں اپنے بال مونڈ رہا ہوں میں کسی کا دل نہیں دکھا رہا اور صوفیانہ نظریہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ خود کو جیسے چاہیں کرلیں لیکن اللہ عزوجل کی مخلوق کا دل نہ دکھائیں ایرانی یہ سن کر بغیر کسی پس و پیش کے بولا، ارے آپ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دکھا رہے ہیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کسی کا دل نہیں دکھا رہے جبکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دکھا رہے ہیں یہ سن کر مرزا گر گئے اور بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے! تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور تمام ارواح کے بادشاہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذاتی تعلق پیدا کر دیا ہے۔

یوں تو اور بھی بہت سے گناہ ہیں لیکن ان گناہوں میں مبتلا شخص صرف اسی وقت تک گنہگار رہتا ہے جب کہ وہ یہ گناہ کر رہا ہوتا ہے لیکن داڑھی کا مونڈنا ایک ایسا گناہ ہے جو مسلسل اور ہر حالت میں ساتھ ساتھ رہتا ہے جبکہ نماز ادا کرتے ہوئے بھی یہ گناہ ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ روزہ میں، حج و عمرہ میں اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مدینہ رسولؐ میں حاضری کے وقت بھی یہ گناہ ساتھ رہتا ہے (اللہ بچائے)

آج امت میں تباہی و بربادی کا رونا رویا جا رہا ہے یہ ترک سنت کی نحوست ہے ترک سنت سے نصرت الٰہی رک جاتی ہے جس کے نتیجے میں آفات ہر طرف سے گھیر لیتی ہے کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت صبح اٹھتے ہی جو پہلا کام کرتی ہے وہ سنت الانبیاء کی صفائی "شیو" ہے قدم قدم پر اپنے نبی مکرم کے مبارک و نورانی طریقوں کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کو اپنانا اور پھر حوادث زمانہ کا گلہ کرنا یہی تو حماقت ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اپنے احکامات اور جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و نورانی طریقوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمادیں یہی ہماری دنیوی اور اُخروی کامیابیوں کے ضامن ہیں۔

ختم نبوت سے قادیانیت کا خاتمہ

ختم نبوت کے قارئین تو پہلے بھی لکھتے تھے کہ رسالہ کا معیار بہت عمدہ ہے مگر چند ہفتوں سے نئی تبدیلی پر حیران ہیں، بہت ہی خوبصورت، معیاری اور معلوماتی رسالے شائع ہوئے، ہیں ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، انشاء اللہ اس رسالہ سے قادیانیت کا خاتمہ ہوگا۔

حافظ عاشق الٰہی مدرس مدرسہ بہار العلوم، رانا محمد طیب، رانا محمد اسلم شاد، حاجی محمد رمضان ولد سکندر خان، محمد اسمٰعیل قصاب روڈہ ضلع خوشاب

کراچی کی تاریخ کا منفرد واقعہ

ہزارہ کا ایک نامور سپوت

غازی عبدالقیوم

جو ایک گستاخ رسول کو قتل کر کے تختہ دار پر جھول گیا

مہبر مولانا قاری فیوض الرحمٰن ایم اے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان ہے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن اللہ کے رسول کی شان اقدس میں ادنیٰ گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ آج تک جس شخص نے بھی ادنیٰ گستاخی کی، اُسے انہوں نے معاف نہیں کیا اور اس شخص کو کیفر کردار تک ہی پہنچا کر چھوڑا۔ لاہور کے ایک ہندو راجپال نے ایک گستاخانہ کتاب "رنگیلا رسول" لکھی تو اس وقت لاہور ہی کے ایک غیرت مند نوجوان غازی علم الدین آگے بڑھے اور اس ہندو کو اس کی گستاخی کا مزہ چکھا دیا۔ راجپال کو قتل کرنے کے "جرم" میں اس عاشق رسول کو عدالت عالیہ سے سزائے موت کا حکم سنایا گیا، انہوں نے اللہ کے رسول کی عزت و حرمت پر جان دے کر ابدی زندگی حاصل کر لی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

غازی علم الدین شہیدؒ کی محبت اور زبانوں پر اس مرد مجاہد کے تذکرے ہیں لیکن غازی عبدالقیوم کا کارنامہ (جو غازی علم الدین شہیدؒ کے کارنامہ سے کسی صورت کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہے) عوام و خواص کی نظروں سے اوجھل ہے۔ ان کے نام سے بہت کم لوگ واقف ہیں اور ہماری نئی نسل تو خیر نہیں کیا جانے گی۔ آج کی اس نشست میں ہم "غازی عبدالقیوم شہیدؒ" کا تذکرہ کرتے ہیں۔

نام ——— عبدالقیوم خان

والد کا نام ——— عبداللہ خان

قوم ——— پٹھان

ساکن ——— غازی، ضلع ہزارہ

تاریخ پیدائش ——— ۱۲-۱۹۱۱ء

ابتدائی زندگی و تعلیم

غازی عبدالقیوم خان کو بچپن ہی سے مذہبی تعلیم کا شوق تھا چھٹی جماعت پاس کر کے گاؤں کے علمائے کرام سے پڑھنا شروع کر دیا اکثر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے۔ سکول چھوڑ کر قرآن مجید کی تعلیم کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گئے۔ صوم و صلوٰۃ کی آخری وقت تک پوری پابندی کرتے رہے۔

۱۹۳۲ء میں ان کے والد عبداللہ خان صاحب انتقال کر گئے ان کی چھ بہنیں تھیں جو کہ اچھے گھرانوں میں بیاہی گئیں۔ ایک بھائی جو اُن سے بڑے ہیں ان کا نام ہلال خان ہے۔ جو محکمہ امداد باہمی میں بحیثیت ہیڈ کلرک، سپرنٹنڈنٹ ملازمت کر کے ریٹائر ہو چکے ہیں اور بقید حیات ہیں۔

جب ان کی عمر ۲۱، ۲۲ سال کی ہوئی تو ۱۹۳۳ء میں ان کی شادی کرا دی گئی۔ شادی کے چند ماہ بعد ان کو کراچی جانے کا شوق پیدا ہوا۔ وجہ یہ تھی کہ ان کے حقیقی چچا رحمت اللہ خان وہاں پہلے سے مقیم تھے اور وکٹوریہ گاڑیوں کا کاروبار کرتے تھے چنانچہ کراچی چلے گئے اور اپنے چچا کے ہاں ٹھہرے، وہاں بھی ان کا زیادہ تر وقت صدر کی مسجد میں تلاوتِ قرآن، ذکر اللہ اور نوافل وغیرہ عبادت میں گزرتا تھا اسی دوران انہوں نے مسجد میں چسپاں ایک اشتہار پڑھا، واقعات پڑھ سن کر ان کو جوش آگیا۔ دوسرے ہی دن بازار سے ایک چاقو خریدا اور نتھو رام ہندو کی آمد و پیشی کا انتظار کرنے لگے۔

"روزگار فقیر" کے مؤلف فقیر سید وحید الدین صاحب اس واقعہ کی پوری تفصیل ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

"۱۹۳۳ء کے اوائل کا ذکر ہے۔ جب سندھ بمبئی میں شامل تھا ان دنوں آریہ سماج حیدرآباد (سندھ) کے سیکرٹری نتھو رام نے "ہسٹری آف اسلام" کے نام کی ایک کتاب شائع کی جس میں آقائے دو جہاں، سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شانِ اقدس میں سخت دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا گیا۔ مسلمانوں میں اس کتاب کی اشاعت کے سبب بڑا اضطراب پیدا ہوا جس سے متاثر ہو کر انگریزی حکومت نے کتاب کو ضبط کیا اور نتھو رام پر عدالت میں مقدمہ چلایا گیا جہاں اس پر معمولی سا جرمانہ ہوا۔ اور ایک سال قید کی سزا سنائی گئی۔ عدل و انصاف کی اس نرمی نے نتھو رام کا حوصلہ بڑھا دیا اور اس نے ڈی ایم فیرس جوڈیشل کمشنر کے یہاں ماتحت عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی۔ کمشنر کی عدالت نے اس گندہ دہن، شاتم رسول کی ضمانت منظور کر لی۔ اس سے مسلمانوں کو بہت صدمہ ہوا۔ وہ بہت مضطرب اور فکرمند تھے کہ توہین رسول کے اس فتنے کا سد باب آخر کس طرح کیا جائے۔ ہزارے کا رہنے والا عبدالقیوم نام کا ایک نوجوان تھا جو کراچی میں وکٹوریہ گاڑی چلاتا تھا۔ جونا مارکیٹ کی کسی مسجد میں اس نے اس واقع کی تفصیل سنی اور یہ معلوم کر کے کہ ایک ہندو نے حضور سرورِ کائنات کی توہین کی ہے۔ اس کے غم و اضطراب اور رنج و ملال کی کوئی حد نہ رہی۔ ستمبر ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے کہ مقدمہ اہانت رسول کے ملزم نتھو رام کی اپیل کراچی کی عدالت میں سنی جا رہی تھی عدالت دو انگریز ججوں کے بنچ پر مشتمل تھی۔ عدالت کا کمرہ وکیلوں اور شہریوں سے بھرا ہوا تھا۔ غازی عبدالقیوم نہایت اطمینان کے ساتھ دوسرے تماشائیوں کے ساتھ وکلاء کی قطار کے پیچھے نتھو رام کی برابر والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ عین مقدمے کی سماعت کے دوران وہ اپنا تیز دھار چاقو لے کر نتھو رام پر ٹوٹ پڑا اور اس کی گردن پر دو بھرپور وار کئے۔ نتھو رام چاقو کے زخم کھا کر زور سے چیخا اور زمین پر لڑکھڑا کر گر پڑا۔ غازی عبدالقیوم نے پولیس

کی گرفت سے بچنے اور فرار ہونے کی ذرہ برابر کوشش نہیں کی۔ اس نے نہایت ہنسی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کردیا۔ انگریز جج نے ڈائس سے اتر کر اس سے پوچھا

"تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا ہے؟"

غازی عبدالقیوم نے عدالت میں آویزاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "یہ تصویر تمہارے بادشاہ کی ہے۔ کیا تم اپنے بادشاہ کی توہین کرنے والے کو موت کے گھاٹ نہیں اتارو گے۔ اس ہندو نے میرے آقا اور شہنشاہ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ جسے میری غیرت برداشت نہ کر سکی۔

غازی عبدالقیوم پر مقدمہ چلا۔ اس نے اقبال جرم کیا آخر کار سیشن جج نے سزائے موت کا حکم سنایا۔ غازی عبدالقیوم نے فیصلہ سن کر کہا۔

"جج صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے موت کی سزا دی۔ یہ ایک جان کس گنتی میں ہے۔ اگر میرے پاس لاکھ جانیں بھی ہوتیں تو ناموس رسولؐ پر نچھاور کر دیتا۔" اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی۔ دیندار مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ غازی عبدالقیوم کا قانونی دفاع کرنے کے لئے سامنے آگیا۔ سید محمد اسلم بار ایٹ لا کو عبدالقیوم کی پیروی کی سعادت حاصل ہوئی۔ لیکن اس مرد مجاہد (عبدالقیوم) نے پہلی ہی ملاقات میں اپنے قانونی مشیر پر واضح کر دیا کہ میں نے ماتحت عدالت میں جو اقبالی بیان دیا ہے۔ اس کے خلاف کچھ کہہ کر اپنی عاقبت خراب نہیں کروں گا۔ سید محمد اسلم نے مقدمے کی تیاری جاری رکھی اور شہادتوں کے سلسلے میں علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان، اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے ملک کے ممتاز علماء کو بطور گواہ طلب کرانے کی درخواست کی تاکہ وہ اسلامی نقطۂ نظر واضح کر سکیں۔ لیکن عدالت نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ مقدمہ صفائی کی ساری بنیاد اس نکتے پر رکھی گئی تھی کہ،

"یہ ایک مسلمان کا ایمان و عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص ناموس رسولؐ پر حملہ کرے تو وہ اسے موت کے گھاٹ اتار دے۔"

اپیل کی سماعت جسٹس (DADIBAMENTA) اور ۹ ارکان جیوری کے سامنے شروع ہوئی۔ جیوری چھ انگریزوں، دو پارسیوں اور ایک گوانی عیسائی ممبر پر مشتمل تھی۔ عدالت کے باہر کم و بیش ۱۵ ہزار مسلمانوں کا ایک بڑا ہجوم فیصلے کا منتظر تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل کے بعد غازی عبدالقیوم کے پیروکار سید محمد اسلم نے صفائی کا موقف پیش کیا۔ انہوں نے مقدمے کے بنیادی نکات اور اقدام قتل کے محرکات پر تین گھنٹے تک مدلل بحث کی۔ ان کی تقریر کے بعض حصے اس قدر اہم تھے کہ انہیں قانون و انصاف کی تاریخ میں ہمیشہ زریں حروف میں لکھا جائے گا۔

انہوں نے "اشتعال" کے قانونی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے یہ نکتہ پیش کیا ______ "سوال یہ نہیں ہے کہ عبدالقیوم کا اقدام ملک کے قانون کے خلاف ہے۔ سوال یہ ہے کہ عبدالقیوم نے یہ اقدام انتہائی اشتعال کے عالم میں کیا ہے تو کیوں نہ اسے وہ کم سے کم سزا دی جائے جس کی اجازت دفعہ ۳۰۲ کے تحت قانون نے دے رکھی ہے۔ اگر موجودہ قانون زمین کے چھوٹے سے ٹکڑے، یا کسی عورت کے معاملے میں قاتل کو "اشتعال" کی رعایت دیتا ہے تو رعایت کا یہ اصول عبدالقیوم کے مقدمے میں کیوں قابل قبول نہیں ہے جبکہ ایک مسلمان کیلئے ناموس رسولؐ پر حملے سے زیادہ اور کوئی اشتعال انگیزی نہیں ہو سکتی۔"

وکیل صفائی کی تقریر کے دوران میں جج نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ کیا آپ کے اس اظہار خیال سے فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ نہیں ہوگا؟ سید محمد اسلم نے اس موقع پر جواب دیا:

"جناب والا! مسلمان، حکومت اور ہندو اکثریت کو یہ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے ہیں کہ ان کے لئے رسول اللہؐ کی محبت کیا حیثیت رکھتی ہے اور اس بارے میں مسلمانوں کے جذبات کیا ہیں مگر ان دونوں نے ذرا توجہ نہیں دی۔ اب مجھے عدالت میں یہ واضح کرنے کا موقع مل رہا ہے کہ جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے وہ ناموس رسالتؐ کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز اور قوت کو ختم کرتے رہے گا۔ اس معاملے میں مسلمان کو تعزیرات ہند کی پرواہ ہے نہ پھانسی کے پھندے کی۔ غازی عبدالقیوم کے پیروکار سید محمد اسلم نے اقدام قتل کے لئے اشتعال کے مفہوم کی اہمیت پر جو قانونی نکتہ پیش کیا تھا۔ اگر وہ تسلیم کر لیا جاتا تو ناموس رسالتؐ پر حملہ کرنے کی مذموم تحریک ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی اور آئندہ کوئی اس جسارت کا تصور بھی نہ کر سکتا۔ لیکن عدالت عالیہ نے یہ اپیل خارج کر دی۔ غازی عبدالقیوم کے لئے سزائے موت بحال رہی۔ پرجوش اور مضطرب مسلمانوں کے لئے یہ وقت بڑی آزمائش کا تھا۔ بالآخر فروری ۱۹۳۶ء میں کراچی کے مسلمانوں کا ایک وفد حکیم الامت علامہ اقبال کی خدمت میں لاہور بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ وفد جس میں مولوی ثناء اللہ، عبدالخالق اور حاجی عبدالعزیز شامل تھے۔ لاہور پہنچا اور میکلوڈ روڈ والی کوٹھی میں علامہ اقبال کی خدمت میں حاضر ہو کر اس مقدمے کی روئیداد تفصیل کے ساتھ سنائی۔ اس کے بعد عرض کیا کہ آپ وائسرائے سے ملاقات کریں۔ اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں اور انہیں اس پر آمادہ کریں کہ غازی عبدالقیوم خان کی سزائے موت عمر قید سے بدل دی جائے وفد نے اصرار کے ساتھ کہا کہ آپ نے سعی و توجہ فرمائی تو پوری توقع ہے کہ غازی عبدالقیوم کی جانب سے رحم کی اپیل حکومت ہند ضرور منظور کرے گی:

علامہ صاحب وفد کی یہ گفتگو سن کر دس بارہ منٹ تک بالکل خاموش رہے اور گہری سوچ میں ڈوب گئے۔ وفد کے ارکان منتظر اور مضطرب تھے کہ دیکھئے علامہ کیا فرماتے ہیں۔ توقع یہی تھی کہ جواب اثبات میں ملے گا کہ عاشق رسولؐ کا معاملہ دوسرے عاشق رسولؐ کے سامنے پیش ہے۔ اس سکوت کو پھر علامہ اقبال ہی کی آواز نے توڑا۔ انہوں نے فرمایا:

"کیا عبدالقیوم کمزور پڑ گیا ہے؟"

ارکان وفد نے کہا "نہیں" اس نے تو ہر عدالت میں اپنے اقدام کا اقبال اور اعتراف کیا ہے اس نے نہ تو بیان تبدیل کیا اور نہ لاگ لپیٹ اور ہیر پھیر کی کوئی بات کہی۔ وہ تو کھلے بندوں کہتا ہے کہ میں نے شہادت خریدی ہے۔ مجھے پھانسی کے پھندے سے بچانے کی کوشش مت کرو"!

وفد کی اس گفتگو کو سن کر علامہ کا چہرہ تمتما گیا۔ انہوں نے برہمی کے لہجے میں فرمایا۔

"جب وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے شہادت خریدی ہے تو میں اس کے اجر و ثواب کی راہ میں کیسے حائل ہو سکتا ہوں؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ایسے مسلمان کے لئے وائسرائے کی خوشامد کروں، جو زندہ رہا تو غازی ہے اور مر گیا تو شہید ہے۔"

علامہ کے لہجے میں اس قدر تیزی اور سختی تھی کہ وفد کے ارکان اس سلسلے میں پھر کچھ اور کہنے کی جرأت نہ کر سکے۔ وفد کراچی واپس ہو گیا۔

غازی عبدالقیوم کو جس دن پھانسی دی گئی ہے، کراچی کی تاریخ میں وہ دن مسلمانوں کے جوش و اضطراب کا یادگار دن تھا دلوں میں یہ جذبہ موجزن تھا کہ کاش یہ شہادت ہمیں میسر آتی۔ لاہور میں غازی علم الدین اور کراچی میں غازی عبدالقیوم کے ان واقعات کا علامہ اقبال نے بہت زیادہ اثر قبول کیا تھا اور اپنے اس قلبی تاثر کو تین شعروں میں بیان فرما دیا۔ یہ اشعار "لاہور اور کراچی" کے عنوان سے "ضرب کلیم" میں شائع ہو چکے ہیں مگر غازی عبدالقیوم کے لئے رحم کی درخواست کے اس واقعہ کی روشنی میں ان اشعار کا مفہوم کچھ اور زیادہ ابھرتا ہے۔

لاہور اور کراچی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور!
موت کیا شے ہے؟ فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مرد مسلمان، تجھے کیا یاد نہیں
حرف لاتدع مع اللہ الٰہا آخر

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو مدد اور عبادت کے لئے مت پکارو۔

علامہ اقبال کے ان اشعار میں کس قدر عزیمت و استقامت پائی جاتی ہے۔ تیسرے شعر میں توحید خالص کو کتنے دلنشین انداز میں

باقی صفحہ ۳۰ پر

صحابہ کرام غیر مسلم مؤرخین کی نظر میں

مولانا عبدالمالک فاروقی

ایک مورخ گاڈفری ہیگنز اپنی کتاب اپالوجیہ فرام محمدؐ میں اس طرح رقم طراز ہے باوجودیکہ محمدؐ اور عیسیٰؑ کی ابتدائی سوانح عمری میں ایسے حالات ہیں جن میں بہت کچھ ایک دوسرے سے مشابہ ہیں لیکن بعض باتوں میں بیّن طور پر اختلاف نظر آتا ہے مثلاً (حضرت) عیسیٰؑ کے اول بارہ مریدوں کو نا تربیت یافتہ اور نہایت کم رتبہ مانا گیا ہے، بخلاف (حضرت) محمدؐ کے اول مریدوں کے کہ بجز ان کے غلام (زیدؓ) کے سب لوگ نہایت ذی وجاہت اور صاحب شرافت تھے اور جب وہ اپنے نبیؐ کی وفات کے بعد سردار اور سارے مسلمانوں کے افسر بنائے گئے ہیں تو اس زمانے میں ان کے کام کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ بڑے عقل مند اور اعلیٰ درجہ کی قابلیت کے لوگ تھے اور غالباً ایسے نہ تھے جن کو جھوٹا مکار آسانی اپنے دام فریب میں پھانس لیتا مجھ سے اگر کوئی سچی بات پوچھے تو میں بہ مجبوری اس کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر لاک اور نیوٹن جیسے اشخاص مذہب عیسوی کے محققین میں سے ہوتے تو مجھ کو بھی اپنے مذہب پر ویسا ہی اعتماد ہوتا جیسا مسلمانوں کو اپنے مذہب پر رہے۔ مسلمانوں کے پہلے چار خلفاء کے اطوار بالکل یکساں تھے ان کی سرگرمی اور دلی اخلاص کے ساتھ ہوا کرتی تھی اور مال و دولت پاکر بھی وہ لوگ اپنی عمریں ادائے فرائض اور اخلاقیات کی درستگی میں صرف کرتے رہے۔ یہی لوگ (حضرت) محمدؐ کے ابتدائی جلسے کے شریک تھے اور یہ لوگ اس وقت سے (حضرت) محمدؐ کے شریک تھے، جس وقت محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت نہ تھی۔ ان کی سچائی اور اخلاص اسی ایک بات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ایسے نازک اور آڑے وقت میں (حضرت) محمدؐ کی رفاقت کے لیے آمادہ ہوئے جب ان کے ساتھ نہ تو کوئی ظاہری شان و شوکت تھی اور نہ ہی کسی دنیاوی قوت کے حصول کی توقع۔ پھر اس معمولی حالت سے ایک اعلیٰ سلطنت پر قابض ہو جانے سے ان کی قابلیت اور قوت عملی کا اندازہ کرنا تو بہت ہی مشکل ہے۔"

یہی مصنف اپنی اسی کتاب میں آگے چل کر مزید لکھتا ہے:

"..... اندریں حالات کیا یہ کوئی باور کرانے

صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم سے جس کو کسی کی اقتداء کرنی ہو تو اُن حضرات کی اقتداء کرے جو فوت ہو چکے ہیں کیونکہ زندہ آدمی فتنہ کے اندیشہ سے مامون نہیں، میری مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہے یہ حضرات ساری اُمت سے افضل تھے سب سے زیادہ پاک دل تھے علم میں سب سے گہرے اور سب سے کم تکلف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت اپنے دین کی اقامت و حمایت کے لئے اُن کو منتخب فرمایا لہٰذا اُن کے فضل و کمال کو پہچانو۔ اُن کے نقش قدم پر چلو، جہاں تک ممکن ہو ان کی سیرت و کردار کو اپناؤ کیونکہ وہ سیدھی ہدایت پر تھے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

کے لیے تیار ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے طرح طرح کی ایذائیں پائیں اور اپنے عزیز ملک و وطن سے جدا ہونا اختیار کیا۔ خصوصاً یہ خیال کر کے کہ یہ سب باتیں ایک جماعت نے صرف ایک شخص کی محبت اور ایک آدمی کی دلداری کی وجہ سے برداشت کیں۔ ہرگز گمان بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ان تمام باتوں کا مبداء اور مرکز جعل و فریب ہوگا عیسائی میری اس بات کو یاد رکھیں کہ حضرت محمدؐ نے اپنے ماننے والوں میں اپنے دین کا نشہ اس درجہ پیدا کر دیا تھا جو حضرت عیسیٰؑ کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنے سے بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا مذہب بڑی تیزی کے ساتھ سارے عالم میں پھیلا اور نصف صدی سے کم زمانہ میں دنیا کی ہر بڑی قوت اور پرشوکت سلطنتوں پر ان کا قبضہ ہو گیا۔

پنڈت دیانا تھ اپنی کتاب "تاریخ مذاہب" میں لکھتے ہیں کہ "مسلمانوں کی اس عالی شان ترقی اور قوت پر پہنچ جانے کی اصل وجہ ان حضرات کا اخلاص دنیا زسے دنیا والوں کے سامنے پیش آنا تھا۔ ان کا وہ زبردست ایثار جو انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ ان کے ابتدائی زمانہ تبلیغ میں دنیا والوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ ایسا اہم اور قابل ستائش تھا جس کو دیکھ کر اس وقت مشکل سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ایسی کمزور مخلوق جس کے پاس نہ گھر ہے اور نہ مال و دولت اپنے ملک سے نکل کر دوسرے ملکوں پر بھی فتح پا سکے گی۔ مگر یہ سب کچھ مسلمانوں کی پہلی جماعت کے لوگوں کے ایثار و قربانی کا نتیجہ ہے۔

حضورؐ نے فرمایا

میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو!

میرے ساتھیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو ان کو میرے بعد ہدف تنقید نہ بنا لینا بس جس نے ان سے محبت کی بس میری محبت کی بنا پر ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض کی بناء پر ان سے بغض رکھا (ترمذی)

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیش گوئیاں

حافظ خلیل احمد کروڑ لعل عیسن

قرآن پاک میں ارشادِ خداوندی ہے اور حبیب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہارے ساتھ ہماری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنا ہوگی۔ اور عہد لینے کے بعد پوچھا قالوا اقررنا کہ ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا تم اس عہد کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

(سورہ آل عمران)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ شبیر احمد عثمانی تحریر فرماتے ہیں:

"محشر میں شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا۔ اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا۔ اور شب معراج میں بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت کرانا حضورؐ کی اسی سیادت عامہ اور امامت عظمٰی کے آثار میں سے ہے۔"

اس آیت کی روشنی میں آیئے دیکھیں کہ سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دوسرے انبیاء کرام ان کے پیروکاروں اور دوسرے مذاہب کی کتابوں میں کس طرح اس آیت کریمہ تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ پیش گوئی درج ہے۔

"خداوند ابد تک تخت نشین ہے اس نے عدالت کے لئے اپنی مسند تیار کی ہے اور وہ صداقت سے جہاں کا انصاف کرے گا اور راستی سے قوموں کی عدالت کرے گا۔"

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں ایک یہ کہ وہ صداقت سے جہاں کا انصاف کرے گا اور دوسرے یہ کہ "راستی سے قوموں کی عدالت کرے گا۔" سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار بھی صدیق اور امین کہہ کر پکارتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ باوجود شدید مخالفت کے وہ اپنے فیصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جایا کرتے تھے، حضرت داؤد علیہ السلام کی اس پیشگوئی میں اسی طرف اشارہ ہے قوموں کی عدالت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ہے وہ یوں کہ پہلے انبیاء کرام مخصوص قوموں اور طبقوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے جب کہ حضور کو پوری کائنات کے لئے مبعوث فرمایا۔ ارشاد ربانی ہے:-

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

ترجمہ: "فرما دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔" زبور کی اس عبارت کا بھی یہی مطلب ہے کہ آنے والا کسی مخصوص قبیلہ یا قوم کا نہیں بلکہ "قوموں کی عدالت کرے گا۔" کتاب غزل الغزلات سلیمان باب ۳ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ان الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل فرماتے ہیں،

"میرا دوست نورانی گندم گوں ہزاروں میں سردار ہے۔ اس کے ہونٹ پھول کی پنکھڑیاں جن سے خوشبو آتی ہے ـــــ اس کی پنڈلیاں جیسے سنگ مرمر کے ستون ـــــ اس کا چہرہ مانند ماہتاب کے ـــــ جوان مانند صنوبر کے ـــــ اس کا گلا (یعنی لحن) نہایت شیریں ـــ

اور وہ بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا ـــــ یہ ہے میرا دوست اور میرا محبوب اے بیٹیو یروشلم کے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزاروں سال پہلے یہ جملے ادا فرمائے یہ تمام خوبیاں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھیں۔ مثلاً انہوں نے فرمایا "جن سے خوشبو آتی ہے" سیرت النبی کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے تمام علماء، محدث مورخ اور مفسر اس پر متفق ہیں کہ حضورؐ کے پسینہ مبارک میں وہ خوشبو رچی بسی ہوئی تھی کہ آپ جس طرف سے بھی گزرتے تھے سارا سارا دن وہ گلیاں معطر رہتی تھیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ آپؐ کے پسینہ مبارک کو محفوظ فرما لیا کرتی تھیں اور عطر کی جگہ استعمال میں لاتیں۔

مذکورہ بالا عبارت میں حضورؐ کو "مانند ماہتاب" کہا چنانچہ آنحضرتؐ کی سیرت کے باب میں حضرت سیدہ طاہرہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ روایت موجود ہے کہ ایک رات میں ایک نظر چاند پر ڈالتی تھی اور دوسری سرکار دو عالمؐ کے چہرۂ مبارک پر، آپؐ کے چہرۂ مبارک کے نور کے مقابلے میں چودھویں کے چاند کی روشنی بجھا ہوا نظر آتی تھی۔

پھر فرمایا! اس کا گلا نہایت شیریں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ لحن اور شیریں بیانی عطا فرمائی تھی کہ جب آپ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو ہزاروں افراد صرف قرآن پاک کی تلاوت سن کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور مشرکین کو یہ اعلان کرنا پڑا۔ لا تسمعوا لھذا القرآن (کہ قرآن کو مت سنو) قرآن پاک میں جنوں کی ایک جماعت کا ذکر موجود ہے جو صرف قرآن پاک سن کر حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔

علاوہ ازیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضورؐ کا نام لے کر کہا اور "وہ بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام تو بہت سے ہیں لیکن ذاتی نام "محمد" ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کی طرف حضرت سلیمانؑ نے واضح اشارہ کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا مصداق صرف حضورؐ کی ذات گرامی ہے۔ اسی قسم کے چند حوالہ جات حسب ذیل ہیں تاجدار ختم نبوتؐ کی بعثت کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ مختصراً درج ہے۔

حضرت یسعیاہؑ نے پیش گوئی کرتے ہوئے ہجرت نبویؐ کی طرف اشارہ دیا ہے فرمایا "عرب کی بابت الہامی کلام عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے، اے ددانیوں کے قافلو پانی کے پیالے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو، کیونکہ وہ ہزاروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے"

(یسعیاہ ۲۱ : ۱۳ ، ۱۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیش گوئی "فارقلیط" کے لفظ سے دی ہے جس کا معنی "احمد" ہے انہوں نے فرمایا کہ میں باپ سے دعا کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا "فارقلیط" دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیش گوئی کا ذکر قرآن پاک کی سورہ الصف پارہ ۲۸ میں آیا ہے۔ سچ فرمایا حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے،

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

غیر مسلم شعراء کا حضور تاجدار ختم نبوت کو خراج عقیدت

مرتبہ: قاضی محمد اسرائیل مانسہرہ

شرافیف غیر مسلم شعراء کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
کتب خانے کیے منسوخ سارے
کتابِ حق ہے قرآنِ محمدؐ
شریعت اور طریقت اور حقیقت
یہ تینوں ہیں کنیزانِ محمدؐ
نبیؐ کا نطق ہے نطقِ الٰہی
کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ

جگدیش چندر و تورام کوثری ہندو

کانِ عرب سے لعل نکل کر تاجِ بنا سرداروں کا
نام محمدؐ اپنا رکھا سلطان بنا سرکاروں کا
تیرا چرچا گھر گھر ہے جلوہ دل کے اندر ہے
ذکر ہے تیرا لب پر جاری دلدار بنا دلداروں کا
روپ ہے تیرا رتی رتی، نور ہے تیرا چپی چپی
مہر و ذکاء کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا
امی تو سب کہتے تھے، علم لدنی کا تھا عالم
راز بھرا تھا سینہ میں قرآن کے قصوں پاروں کا

کب تجلی کرتے تھے چاروں مہر نبوت سے
بخت رساں تھا ہر جا شرف میں تیرے چاروں یاروں کا
بادۂ عرفاں ملتا ہے ساقی کے میخانے سے
شاد مقدر فضل خدا سے جاگا اب میخواروں کا

مہاراجہ سرکشن پرشاد شاد حیدر آبادی

دل بے تاب کو سینے سے لگانے آ جا
کہ سنبھلتا نہیں کم بخت سنبھالے آ جا
پاؤں ہیں طول شب غم نے نکالے آ جا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے لگائے آ جا
بے نقاب آج تو گیسوؤں والے آ جا
دل ہی دل میں مرے ارمان کھلے جاتے ہیں
خاک پر گر کے در اشک رہے جاتے ہیں
تیری رسوائی پہ کم بخت تلے جاتے ہیں
ہوں سیہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہیں
کملی والے مجھے کملی میں چھپانے آ جا

منشی درگا سہائے سرور جہاں آبادی ہندو

ہو الاول ہو الآخر کا مطلب لو احمد سے

باقی صفحہ ۳۰ پر

تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالار

زاہد منیر عامر سرگودھا

حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے آغاز کے چار دہوں میں حضرت مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی روحانی شخصیت نظر نہیں آتی۔ اٹھارہ سو نوے عیسوی میں حجاز مقدس میں مستقل قیام کے ارادہ سے حج کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنے کشف کی بناء پر آپ سے کہا کہ ہندوستان میں ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہونے والا ہے اس کا سبب آپ کی ذات سے متعلق ہے۔ آپ وہاں خاموش بھی بیٹھے رہے تو بھی ملک کے علماء اس فتنہ کی زد سے محفوظ رہیں گے اور عوام اس کے دست برد سے بچ جائیں گے

چنانچہ پیر صاحب حجاز سے واپس آ گئے اور مرزا غلام احمد کے دعاوی کے آغاز سے لے کر اپنی وفات تک مستقلاً قادیانیت کا تعاقب کیا اور مذہبی بنیادوں پر اس فریب سیاسی ٹولے کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا۔

مرزا غلام احمد نے پیر صاحب کو مناظرہ کی دعوت تو ضرور دی۔ مگر آپ کے تبحر علمی کشف و کرامت اور جاہ و جلال کی بناء پر کبھی مناظرہ کی جرأت نہ کر سکا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

مولانا ثناء اللہ امرتسری اہل حدیث مکتبۂ فکر کے ممتاز ترین علماء میں سے ہیں۔ مرزا صاحب نے ۱۹۰۲ء میں آپ کو مناظرہ کی دعوت دی چنانچہ آپ خود قادیان پہنچ گئے مرزا صاحب نے گھبرا کر مناظرہ سے انکار کر دیا۔ قادیانیت پر ان کی گرفت اس قدر شدید تھی کہ تنگ آ کر مرزا غلام احمد نے ۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار کے ذریعے اعلان کر دیا اگر میں سچا نبی ہوں تو مولوی ثناء اللہ امرتسری میری زندگی میں کسی وبائی مرض کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اگر میں حق پر نہ ہوا تو میں ایسا ہو گا چنانچہ یہی ہوا اپنے دام میں خود گرفتار ہو کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہیضہ یعنی وبائی مرض سے ہلاک ہو گیا جب کہ مولانا ثناء اللہ اس کے بعد ۴۰ برس تک زندہ رہے اور ۱۹۴۸ء میں سرگودھا میں انتقال فرمایا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

ڈاکٹر سید عبداللہ کے بقول سید عطاء اللہ شاہ بخاری ان افراد میں سے تھے جن کی تعمیر میں قدرت کے غیر معمولی عناصر نے کارفرمائی کی ہوتی ہے شاہ صاحب کا وجود قادیانیت کے لئے گرز البرز شکن تھا ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے ۱۹۱۹ء میں قادیانیت کے تعاقب کا آغاز کیا ۱۹۲۶ء میں ہندوستان کے پانچ سو علماء نے متفقہ طور پر امیر شریعت منتخب کیا۔ مجلس احرار قائم ہوئی تو اس کے صدر قرار پائے اور تحریک کشمیر، تحریک شاتم رسول، تحریک قادیان، تحریک حریت، تحریک خلافت اور دیگر قومی تحریکوں میں ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی تو اس کے امیر قرار پائے اور ۱۹۵۳ء کی تاریخ ساز تحریک میں روح رواں کا کردار ادا کیا۔

تاریخ عالم میں اردو زبان کے سب سے بڑے خطیب تھے اردو، فارسی، پنجابی، عربی اور دیگر علاقائی زبانوں پر کامل دسترس رکھتے تھے اور اردو زبان دانی میں دہلی کے نمائندے سمجھے جاتے ہیں۔ عمر بھر قادیانیت کے تعاقب کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ نو سال قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء میں رحلت فرما گئے۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے اولین ناظم اعلیٰ تھے اس جماعت کی تاسیس میں بنیادی کردار مولانا محمد علی جالندھری نے ہی ادا کیا امانت دیانت اور صداقت و شرافت کا مجسمہ تھے تحفظ ختم نبوت کے لئے جدید جماعتی نظام سے بھرپور استفادہ کے لئے مبلغین کا نہایت عمدہ نظام قائم کیا تھا۔ اور انہیں فکر معاش سے آزاد کرنے کے لئے ان کی تنخواہیں مقرر کیں۔ کھاتے پیتے زمیندار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مال اولاد زمین رزق سب کچھ دے رکھا تھا۔ لیکن ختم نبوت کی خاطر اپنے تمام آرام و سکون تج دیئے اور عمر بھر سفر و حضر اور سعی و جہد میں مصروف رہے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قریب ترین ساتھی تھے۔ بلا کے خطیب تھے۔ دیہی اور شہری عوام کے لاکھوں کے مجمعوں کو کیل کر رکھ دیتے تھے۔

یہ انہی کی محنت ہے کہ آج مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عالمی تنظیم بن چکی ہے اور دنیا کے چودہ ممالک میں اس کے نمائندے موجود ہیں۔

مولانا لال حسین اخترؒ

فرعون کی تباہی کا باعث بننے والے موسیٰ علیہ السلام نے فرعون ہی کے گھر پرورش پائی تھی مولانا لال حسین اختر بھی ایک عرصہ تک مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے تربیت یافتہ اور زبردست مبلغ رہے مگر خدا نے دستگیری کی اور ان پر اس مذہب کی حقیقت واضح ہو گئی اس کے بعد جب تک زندہ رہے مرزائیت کی تردید میں مصروف رہے انہوں نے بلا مبالغہ سینکڑوں مرزائی مسلمان کئے مرزائی مبلغ ہونے کی وجہ سے قادیانی کتب انہیں ازبر تھیں زبردست مناظر اور مبلغ تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تیسرے مرکزی امیر تھے انہیں پاک و ہند میں قادیانیت کے تعاقب کے علاوہ بیرونی ممالک کے دورے بھی کئے اور وہاں پر ختم نبوت کے دفتر قائم کئے۔

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی

ختم نبوت کے مسئلہ پر انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتے تھے۔ جسٹس منیر نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ پہلا شخص جس نے وزیر اعظم کی توجہ قادیانی مسئلہ کی طرف مبذول کرائی قاضی احسان احمد شجاع آبادی تھا۔ قاضی صاحب ہر وقت اپنے پاس قادیانی کتب کا ایک صندوق رکھتے اور اعلیٰ سرکاری افسروں سے ملاقات کر کے ان پر قادیانی حقیقت کو واضح کرتے۔

قائد ملت خان لیاقت علی خان سے آپ نے دو مرتبہ ملاقات کی اور ان پر مرزائیت کے عقائد و عزائم واضح کیے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے براہ راست شاگرد تھے۔ اور حق یہ ہے کہ انہوں نے اس رفاقت اور شاگردی کا حق ادا کر دیا مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے امیر تھے ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء کو انتقال فرمایا

مولانا سید محمد یوسف بنوری

۷ ستمبر ۷۴ء کو جس تحریک کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا وہ مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت میں چلائی گئی تھی آپ شیخ العارف حضرت سید آدمؒ کی اولاد میں سے تھے جن کی عظمت کا ذکر شاہ ولی اللہؒ نے بھی اپنی تصانیف میں کیا ہے

۱۹۶۶ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ شفقت کا آغاز کیا ۷۴ء تک احباب کے اصرار کے باوجود مجلس کی امارت قبول نہ کی لیکن مولانا لال حسین اخترؒ کے انتقال کے بعد اپریل ۷۴ء میں مجلس کی امارت کی ذمہ داریاں قبول فرمائیں حضرت بنوری نے اپنے تین اصولوں ۱۔ تعلق باللہ ۲۔ اندرون ملک جانفشانی سے جدوجہد ۳۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں سے رابطے کے مطابق حد درجہ اخلاص جوانمردی اور حوصلہ سے کام کیا آپ کی ذات بابرکات تھی جس نے ۷۴ء کی تحریک کو کسی مرحلہ پر نہ تو مدھم ہونے دیا اور نہ ہی اس سے سیاسی طالع آزماؤں کو فائدہ اٹھانے دیا۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

پیشگی رقم کا مسئلہ

حاجی فتح محمد ، کوئٹہ

س: میں کمیشن ایجنٹ ہوں فروٹ مارکیٹ میں میری آڑھت کی دکان ہے کوئی زمیندار یا ٹھیکیدار مال لے آتا ہے تو فروخت کرنے کے بعد دس فیصد کمیشن کی صورت میں مجرا کر کے بقایا رقم ادا کر دیتا ہوں اب اس میں پریشانی والا مسئلہ یہ کہ زمیندار یا ٹھیکیدار کو مال لانے سے قبل بیس پچیس ہزار روپے دیتا ہوں تاکہ مجھے مال دے اور عام دستور بھی یہی ہے کہ زمیندار اور ٹھیکیدار کو مال لانے سے قبل اسی طرح پیسے دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ مال بھیجے اور اس مال کے فروخت پر کمیشن لیا جا سکے۔ اب اس طریقہ کار پر مختلف باتیں سنتے ہیں۔ کچھ سود کا کہتے ہیں اور بعض لوگ حرام کا کہتے ہیں اور زیادہ تر لوگ جو اس کام سے تعلق رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ حلال ہے۔

ج: اگر ان کو یہ رقم پیشگی کے طور پر دیتے ہیں یعنی ان کا مال آئے گا اور اس میں سے ان کی رقم وضع ہوتی رہے گی تو ٹھیک ہے اور اگر یہ رقم ان کو ویسے ہی دے دی جاتی ہے تو رشوت ہے۔

روزے کے کفارے کا مسئلہ

ایک صاحب ، کراچی

س: مجھ پر دو روزے توڑنے کا کفارہ تھا جس میں سے میں نے ایک روزے کا کفارہ ادا کر دیا ہے جو ساٹھ مسکینوں کا دو وقت کھانا یا فی کس دو سیر اناج ہے اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا دوسرے روزے کا کفارہ بھی اسی طرح ادا کرنا ہوگا جبکہ میں نے یہ کفارہ تقریباً ۳۰ سال بعد ادا کیا ہے اور یہ اناج میں نے آٹے کی صورت میں تقسیم کیا ہے اور اس کی تقسیم میں کافی دقت پیش آئی کیونکہ بھکاری اور مسکین میں امتیاز بہت مشکل ہو گیا تھا کیا اناج کے بدلے اس کی قیمت ادا کر سکتے ہیں

ج: اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے توڑے تھے تو دونوں کا کفارہ ادا ہو گیا۔ اور اگر الگ الگ دو رمضان کے تھے تو دوسرے کا کفارہ بھی الگ لازم ہے۔ مساکین کے تلاش کرنے کی بجائے خواہ مخواہ زحمت کی۔ کسی دینی مدرسہ میں اتنی رقم بھیج دیتے کہ طلبہ کو کھلا دیا جائے۔

س: میں نے اکثر خواتین کو دیکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر اپنے انگوٹھے کے ناخن چوم لیتی ہیں کیا یہ سنت ہے اور اس کے نہ کرنے سے کوئی گناہ ہوگا۔

ج: یہ سنت نہیں، اس کو ثواب کا کام سمجھنا گناہ ہے۔

س: کسی ملازم کو تنخواہ کے علاوہ ملازمت کے دوران کوئی شخص خوش ہو کر کچھ پیسے دے تو کیا وہ جائز ہے یا ناجائز۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ان سے مانگتے نہیں ہیں اور نہ ہم کسی کا دل دکھاتے ہیں تو وہ رشوت نہیں ہے اب آپ کتاب و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ وہ جائز ہیں یا نہیں۔

ج: اگر کام کرانے کا معاوضہ دیتے ہیں تو رشوت ہے خواہ

یہ مانگے یا نہ مانگے۔ اور اگر دوستی یا عزیزداری میں ہدیہ دیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

س ۲: کچھ لوگ اپنی زندگی میں اپنے بیسویں اور چالیسویں کی فاتحہ خوانی کر دیتے ہیں اور پھر وہ کسی کے بیسویں اور چالیسویں کا کھانا نہیں کھاتے کہتے ہیں ہمارا شمار مُردوں میں ہو چکا ہے کیا یہ صحیح ہے اور جائز ہے؟

ج: بیسواں چالیسواں تو اپنی بنائی ہوئی رسمیں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعلیم نہیں فرمائی۔ ہاں صدقہ خیرات اور ایصال ثواب ٹھیک ہے آدمی اپنی زندگی میں کرے تو ثواب اس کے نام جمع ہو جاتا ہے اور اگر کسی مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے صدقہ کیا جائے تو ثواب اس کو مل جاتا ہے اس میں اپنی رسمیں شامل کرنا اس ثواب کو ضائع کرنا ہے۔

نکاح کا مسئلہ

محمد افضل —— راولپنڈی

س: میرا ایک دوست ہے اس کا یہ مسئلہ ہے کہ وہ اپنے ماموں کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے مگر اس نے بچپن میں بہت مجبوری میں اپنی ممانی کا دودھ پیا تھا اور لڑکی بھی اس سے چار سال بڑی ہے۔ آپ میرے دوست کا مسئلہ حل کر دیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اگر میری شادی اس سے نہ ہو سکی تو میں خودکشی کر لوں گا۔

ج: آپ کے دوست نے جس عورت کا دودھ پیا ہے وہ اس کی ماں بن گئی، اور اس عورت کی ساری اولاد اس کے بھائی اور بہن بن گئے۔ اگر کوئی احمق یہ کہے کہ میں تو اپنی بہن سے شادی کروں گا ورنہ خودکشی کر لوں گا۔ اس کا علاج کیا کیجئے۔

بیٹی کا نکاح یا حج

نعمت علی جھول ضلع سانگھڑ

س ۱: صاحب حیثیت جس پر حج فرض ہو چکا ہو اس کی بیٹی بھی سن بلوغت کو پہنچ گئی ہو، کیا حج پر جا سکتا ہے۔ بغیر بیٹی کی شادی کئے یا پہلے بیٹی کی شادی کرے پھر حج پر جائے۔

ج: پہلے حج کرے، بیٹی کی شادی کرے گا تو دس منٹ بھی نہیں لگتے۔ اگر رشتہ تجویز ہو چکا ہو، لڑکے کو بلا کر نکاح کر دیجئے۔

س ۲: جس صاحب حیثیت شخص پر قربانی فرض ہے، وہ اپنی طرف سے قربانی کے ساتھ اپنی بیوی، مرحوم والدین، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ام المومنین، اپنے مرحوم دادی دادا کی طرف سے بھی قربانی کرے تو کیا جائز ہے۔ اور کیا ثواب ان کو پہنچ جائے گا قربانی کا؟

ج: گنجائش ہو تو اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ضرور قربانی کی جائے بہت ہی مبارک ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو وصیت

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو ہماری جانب رخ کر کے بہت ہی پُراثر وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل کانپ گئے وعظ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج کا وعظ تو ایسا جامع اور موثر تھا۔ جیسا رخصت ہونے والے کا وعظ ہوتا ہے کہ وہ کوئی ایسی بات نہیں چھوڑتا جس پر تنبیہ کی حاجت ہو، پس (اگر واقعی آپ کے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے تو) ہمیں کوئی وصیت فرمائیے (جس کو عمر بھر یاد رکھیں) آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ تم میں سے جو اولوالامر ہو اس کی سنو اور مانو خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے (نظریاتی) اختلافات دیکھے گا پس تم میری سنت کو جو رشد و ہدایت پر فائز ہیں اختیار کرو اسے خوب مضبوط پکڑو اور دانتوں سے تھام لو اور نئے امور سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ہر نئی بات (جسے دین کا جز سمجھ لیا جائے وہ) بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(مشکوٰۃ ص۲۹ بحوالہ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

عیسائی عورت کے ہاتھ کے دھلے ہوئے کپڑے

سائل: ایک صاحب کراچی

س: ہم نے گھر میں کام کے لئے عیسائی عورت رکھی ہوئی ہے وہ کپڑے دھوتی ہے اور جھاڑو پونچھا کرتی ہے۔ اس عورت کے دھلے ہوئے کپڑے سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں اور اس سے اپنے گھر میں کام کرانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اس کو کپڑے پاک کرنے کا طریقہ بتا دیا جائے اس کے دھوئے ہوئے کپڑوں میں نماز ہو جائے گی۔

میں اور میرے ساتھی رسالہ شوق سے پڑھتے ہیں

ایم اے مشتاق، نارتھ کراچی

جب تک کہ دین سے لگاؤ نہ ہو دینی رسائل و کتب کا مطالعہ کون نہیں، میں اور میرے رفقاء دیگر دینی رسالوں میں رسالہ ختم نبوت زیادہ ذوق و دلچسپی سے پڑھتے ہیں شاید اس لئے بھی کہ دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس رسالہ کا مقصد دینی معلومات کے علاوہ مسلم قوم کو دشمن کے شر سے اور گمراہ ہونے سے بچانا رسالہ کا اولین فرض ہے قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں ہمیشہ سے مسلم اقوام کو خاص طور سے سادہ لوح مسلمان بھائی کو بے وقوف بناتی رہی ہے ہر دور میں مسلمان دوسروں پر بھروسہ کر کے نقصان اٹھاتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں دشمن کے شر سے بچائے رسالہ مزید ترقی کرے۔ آمین۔

قصبہ روڈہ ضلع خوشاب میں
ہفت روزہ ختم نبوت
مدرسہ رحیمیہ میں
حافظ دلاور حسین
سے حاصل کریں۔

افکارِ قارئین ختم نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف ستھرے خوشخط مختصر مضامین بھیجیں

مضامین — واقعات — تبصرے

کنری میں قدرت کا عجیب کرشمہ

تحریر: ماسٹر کاہر برکت علی ۔ کنری سندھ

ماسٹر عبدل نوہانی جو پہلے مسلمان تھا جو عرصہ ہوا قادیانی ٹولے کے لالچ میں آکر قادیانی ہوگیا تھا اس کا خیال تھا کہ میں اپنی پوری برادری کو بھی قادیانی بنالوں گا۔ مگر اس مرتد کا خواب پورا نہ ہوا۔ البتہ برادری تو درکنار اس کی ماں جو ان پڑھ تھی وہ بھی اس کے کہنے میں نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنی عقل اور شعور عطا کیا کہ وہ جب بھی مرزا کی بات کرتا تو اس کی ماں اسے سمجھاتی کہ بیٹا یہ ٹولہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔ تو اس ٹولے سے دور رہ۔ مگر وہ دماغ وہ قادیانی ٹولے کا معرز بن گیا۔ ماسٹر عبدل کی ماں بیمار رہنے لگی اس نے اپنے بھتیجے کو بلوا کر یہ وصیت کی کہ میں مروں تو میرے مرتد بیٹے کو میرے جنازے کے قریب نہیں چھوڑنا۔ خدا کا کرنا ایسا ہی ہوا کہ ماں کے مرنے کے دو روز پہلے ماسٹر عبدل اپنے کام سے کہیں گیا ہوا تھا اس کے جانے کے بعد ماں کا انتقال ہوگیا اور اس کی فاتحہ خوانی اس کے بھتیجے نے کروائی۔ اس طرح ایک مسلمان ماں کی وصیت پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی ماں کا آخری دیدار تک نصیب نہیں کیا یہ آج تک اپنی ماں کی بددعا سے ذلیل و خوار ہو رہا ہے۔ جب یہ ماں کے انتقال کے بعد واپس آیا تو اس نے بھی اپنی ناک کو اونچا رکھنے کے لئے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا جس میں نوہانی برادری کا کوئی بچہ تک شریک نہیں ہوا۔

ماسٹر عبدل کا عارب رشیدی کی دکان پر آنا جانا تھا جب بھی ماسٹر عبدل عارب کی دکان پر آتا تو قادیانی مذہب کی تبلیغ کرتا اور مرزا جی کی باتیں سناتا رہتا اور عارب رشیدی کے ساتھ ہمیشہ بحث کرتا۔ عارب اس کو بحث میں مار دیتا۔ ایک دفعہ کنری میں قادیانیوں کا جلسہ وغیرہ تھا۔ اس میں چند افریقی رشیدی قادیانی آئے ہوئے تھے۔ ماسٹر عبدل ان کو اپنے ساتھ عارب رشیدی کی دکان پر لے آیا اور ان کا تعارف کرایا کہ یہ آپ کے بھائی ہیں۔ ماسٹر عبدل نے عارب کو کہا کہ آپ ان کی مہمان نوازی کریں یہ لوگ کتنی دور سے آئے ہیں۔ اس پر عارب نے کہا کہ میں ایک شرط پر ان کی دعوت کروں گا کہ ان کے ساتھ آپ کی جماعت کا کوئی مرتد نہ آئے۔ اس پر عبدل نے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ دنوں بعد عبدل پھر اس کی دکان پر آیا اور اس سے کہا کہ مجھے چائے پلاؤ، عارب نے ایک چائے منگوائی اور ماسٹر کو چائے دی۔ ماسٹر نے چائے پی لی اور تھوڑی بچ گئی تو ماسٹر نے کہا عارب یہ چائے تم پی لو۔ عارب نے جواب دیا میں آپ لوگوں کا جھوٹا نہیں پیوں گا۔ تو اس پر ماسٹر نے جواب دیا کہ تم نے مجھے چائے کیوں پلائی۔ عارب جواب دیتا ہے اگر کسی در پر کوئی کتا آجائے تو اس کو روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس بات پر ماسٹر اٹھ کر چلا گیا۔ یہ شخص آج تک ذلیل و خوار ہو رہا ہے۔ ایک طرف ماں کی بددعا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی پھٹکار پڑ رہی ہے ماسٹر عبدل قادیانی جو جی ایم سید کی سالگرہ میں کنری سے قادیانی وفد کو لے کر گیا اور جی ایم سید سے ملاقات کی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام

گذارش ہے کہ گورنمنٹ میری کالج کی لیکچرار فزکس مسز زاہدہ مسعود قادیانی مرزائی مجرمانہ تنظیم کے ساتھ مل کر مختلف ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہے جس کے تحت اسی کالج کی لیکچرار مس ناہید لودھی پر مرزائی غنڈوں کی طرف سے پرس چھیننے اور حملہ کرنے کی کوشش بھی کی جاچکی ہے۔ مسز زاہدہ مسعود قادیانی نے کالج کو تخریب کاری اور مرزائیت کی تبلیغ کا ادارہ بنا رکھا ہے اس کے علاوہ مسز زاہدہ مسعود قادیانی نے مس ناہید لودھی لیکچرار کو ختم کروانے کے منصوبے بھی بنا رکھے ہیں۔ یاد رہے اس سے پہلے یہی قادیانی لیکچرار مرزائی مجرمانہ تنظیم کے ساتھ مل کر مس ناہید لودھی کے ماموں گروپ کیپٹن خان سکندر محمود ستارہ جرات کو ۱۲ مارچ ۱۹۸۶ء کو پراسرار طریقے سے ہلاک کروا چکی ہے۔

آپ کی نفاذ اسلام کی دعویدار حکومت اگر ایک مسلمان بیٹی کی حفاظت نہ کرسکی، تو وہ اس وسیع مملکت خداداد کی حفاظت کس طرح کرے گی۔ براہ کرم اس قادیانی لیکچرار زاہدہ مسعود کو فوری طور پر برطرف کر کے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اگر تھانہ ریس کورس لاہور کے مرزائی نواز S.H.O کی طرح آپ نے کوئی کارروائی نہ کی، تو حالات کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ نوازش ہوگی

منجانب: مجاہدین مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

مرزا قادیانی کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے

حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی کھور کوٹ

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ”اصل مسلم اگر دینِ اسلام کے احکام کے انکار سے مرتد ہو جائے، تو وہ اصل کافر سے بدتر ہے جو ابھی شرائع میں داخل ہی نہیں ہوا۔ جیسے مانعین زکوٰۃ سے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا مقابلہ فرمانا، اور اس امر میں ذرا پس و پیش نہ برداشت کرنا۔ فتاویٰ ابن تیمیہ ص۳۵۳ حضرت سیدنا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں، جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا مدعی ہے اور نبوت کا مدعی ہے، خواہ اپنی طرف دعوت خفیہ دے رہا ہے یا کھلم کھلا جیسے

مسیلمہ ملعون ایسا شخص مرتد ہے اس لیے کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْن اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے قول میں جھوٹا قرار دیا ۔ اور اللہ پاک جل شانہ پر بہتان باندھا، یہ کہہ کر کہ خدا نے مجھے بھی نبی بنا کر بھیجا ہے ۔ اور وحی بھی بھیجی ہے ۔ اکفار الملحدین صـ۱۴ ۔ حضرت قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کل امت کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کا لفظ کہنے والا کافر ہے ۔ آگے فرماتے ہیں وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ ۔ اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ۔ اکفار الملحدین صـ۱۴ ۔

در مختار، بزازیہ، در الخیر یہ میں درج ہے جو آدمی کسی نبی علیہ السلام کی شان اقدس میں سب و شتم کرے (والعیاذ باللہ) کافر ہوگا، اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی ۔ اور جو شخص اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی پکا کافر ہے ۔ (نوٹ، سب کے معنی، ماں بہن کی گالی دینے کے ہی نہیں بلکہ قطع کرنا، چوٹ دینا ۔ ناسزا کہنا، بھی آتا ہے ۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں ۔ جن لوگوں نے حضرت علیؓ کو نبی کہا ۔ انہوں نے سرکشی کی ۔ غلو کیا، اسلام سے خارج ہوگئے ۔ ایمان سے جدا ہوگئے، اللہ رب العزت اور رسولوں کا انکار کیا، ایسے لوگوں سے جو ایسی بات کہتے ہیں خدا کی پناہ (اکفار صـ۴۸) حضرت سیدنا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں، اسی طرح ہم تکفیر کریں گے اس شخص کی جس نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صـ۱۲۸ اور بھی تجویز کیا، مثلاً یہ دعویٰ کرے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور بھی نبی ہوا ہے ۔ جیسے مسیلمہ کذاب یا آپؐ کے بعد کسی اور کو نبی مانتا ہے ۔ (حالانکہ نبی آخر الزمان ہیں آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا) تو اس نے اللہ جل شانہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ۔ (اکفار الملحدین صـ۴۹) ۔

رد المختار ج ۳ صـ۳۹۹ پر مرقوم ہے جس شخص کا بار بار (ارتداد و مرتد ہونا) ظاہر ہو اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی ۔ قرآن پاک نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۔

حضرت سیدنا انور شاہ کشمیریؒ کتاب الخراج کے حوالے سے فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں ناسزا کلمات کہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے، یا عیب لگائے، یا تنقیص شان مبارک کرے، اس نے اللہ جل شانہ سے کفر اختیار کیا ۔ اور اس کی عورت بائنہ ہوگئی ۔ اکفار صـ۴۲

حضرت ابو شکور سالمی نور اللہ مرقدہٗ ، بمرسہ ضلع حصار کے جلیل القدر اولیاء اللہ اور محققین میں سے تھے ۔ تمہید ابو شکور سالمی میں فرماتے ہیں، جو شخص ہمارے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر ہو جائے گا ۔ اور جو شخص اس سے معجزہ طلب کرے، وہ بھی کافر ہے، اس لیے کہ اس نے نص میں شک کیا، اور فرماتے ہیں وَيَجِبُ الْاِعْتِقَادُ بِاَنَّهٗ مَا كَانَ لِاَحَدٍ شِرْكَةٌ فِي النُّبُوَّةِ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اور یہ اعتقاد کرنا فرض ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں کوئی شریک نہیں، جیسے بعض کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نبوت محمدیہ میں شریک ہیں صریحاً اعتقاد کرنا کفر ہے ۔

قادیانیوں کی ایک جسارت

شفیع محمد جیمو حیدر آباد اسندھ

جب سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے ہیں اسی وقت سے مسلمانوں میں عام تاثر پھیلا رہے ہیں کہ ہم تو مسلمان ہیں ہمارا اختلاف فروعی اختلاف ہے جس طرح شیعہ سنی اہل حدیث وغیرہ کا ایک دوسرے سے اختلاف ہے اسی طرح ہم بھی ہیں ان فرقوں کے درمیان کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جاتا ہمیں کیوں خارج کافر

ایک قادیانی کی قبر میں سانپ لہرانے لگے

گورکن رمضان کا چشم دید مشاہدہ ۔ محمد فاروق شہزاد ننکانہ صاحب

رمضان گجرات کا رہنے والا ہے اس نے اب سیالکوٹ میں قیام کیا ہوا ہے اس نے اپنی زبانی ہمیں بتایا ہے کہ سیالکوٹ میں ایک بہت بڑا گستاخ قادیانی رہتا تھا اور اس کا کاروبار بھی بہت زیادہ تھا ۔ میں اکثر قبروں کی کھدائی کیا کرتا تھا ایک دن کچھ قادیانی میرے پاس آئے اور مجھے ایک قبر کھودنے کو کہا مجھے پہلے نہیں پتہ تھا کہ قادیانی کیا ہوتے ہیں ۔ میں نے اس گستاخ کی قبر کھودی ۔ لیکن وہ جب اس قادیانی کو دفنانے لگے تو میں نے اور سب جنازے والوں نے دیکھا کہ قبر میں سانپ ہی سانپ ہوتے جارہے ہیں اور یکایک آندھی بھی آگئی اور قبر میں آگ کے شعلے بلند ہونے لگے ۔ میں یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہونے لگا اور وہ مرزائی استغفار پڑھنے لگے ۔ پھر جب دوسری جگہ قبر کھودی تو وہ بھی قبر گونجنے لگی اور اس قبر میں بھی سے ڈراؤنی آوازیں آنے لگی میں یہ سب ماجرا دیکھ کر قبرستان سے بھاگ آیا اور وہ قادیانی بھی آہستہ آہستہ کھسکنے لگے اور اس قادیانی کے بیٹوں کا حال دیکھو وہ بھی بھاگ آئے ۔

اس گستاخ کی میت کے پاس اب کوئی نہیں تھا اور نہ ہی کسی کی جرأت پڑتی تھی کہ وہ میت کے قریب جائے ۔ تین دن تک اس کی میت قبرستان میں ہی پڑی رہی اور چوتھے دن اس کی میت کو دوسرے گاؤں میں دفنایا گیا اس دن کے بعد میں نے آج تک کسی بھی گستاخ رسولؐ کی قبر نہیں کھودی اور تمام مسلمانوں کے آگے میری یہ درخواست ہے کہ وہ کبھی بھی کسی قادیانی کے جنازے میں شریک نہ ہوں اور نہ ہی ان کو اپنے جنازوں میں شریک ہونے دیں ۔

کہا جاتا ہے۔ ہم بھی مسلمانوں کی طرح نماز کلمہ وغیرہ پڑھتے ہیں اس خیال کا اظہار انہوں نے ایک پمفلٹ شائع کردہ نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت میں کیا ہے۔ اس پمفلٹ کا عنوان (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک سازش اور عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ ہے

اس میں لکھتے ہیں کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکانوں میں سے سب سے پہلا رکن شہادت ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار ہے یعنی اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنا چاہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا رسول اور نبی تسلیم کر لیا ہے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمان خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور فروعی لحاظ سے آپس میں ایک دوسرے کی نسبت کیسے ہی اختلاف کیوں نہ رکھتے ہیں بہرحال اس کلمہ طیبہ پر بغیر کسی اختلاف کے ایمان و اعتقاد رکھتا ہو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ قادیانی اپنے آپ کو ایسا ہی مسلمان سمجھ رہے ہیں حالانکہ ایمان کے لئے زبان سے اقرار قلب سے تصدیق ضروری ہے۔ یہ زبان سے تو بولتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمان نبی ہیں لیکن ان کے اعمال برخلاف ہیں قادیانیوں نے یہ سوال بھی کیا ہے کہ کسی کی دل تو آپ نے چیر کر نہیں دیکھی ہے وہ ایک قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک صحابی نے ایک جنگ کے موقع پر ایک کافر کو اس حالت میں کہ اس نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا تھا قتل کر دیا۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو غصہ سے آپ کا روئے مبارک سرخ ہو گیا۔

یہ واقعہ تو درست ہے مگر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعی نبوت کے خاتمہ کے لئے مسیلمہ کذاب کی طرف لشکر بھیجا کہ مسیلمہ کذاب کو قتل کر ڈالو جھوٹا نبی ہونے کی دعوت دے رہا ہے یہ وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری وقت کا تھا۔ اور اللہ پاک نے حضرت جبرائیل کو بھیج کر خوشخبری سنادی کہ مسیلمہ کذاب جہنم رسید ہو گیا ہے جب کہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود نبی مانتا ہے مرزا قادیانی خود جھوٹا اور اس کے ماننے والے بھی جھوٹے انکی وہ سزا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ من ارتد فاقتلوہ کا جو مرتد ہو جائے اس کی سزا قتل ہے۔

مسلمانو! اگر آپ نے آج ناموس رسالت کے لئے قربانی نہ دی تو کل قیامت میں سرور کائنات کے سامنے کیا جواب دو گے

قادیانیوں کی سازشوں سے خبردار رہو وہ ہر وقت مسلمانوں کی بیخ کنی کے لئے کام کر رہے ہیں ان کے عزائم عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ ہیں مسلمانو! آج سوچو پھر یہ نہ کہنا کہ ہمیں پتہ نہیں تھا۔

مرزا قادیانی کے
اخلاق رذیلہ اور تحریف قرآن

مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی کی سب سے پہلی تصنیف "براہین احمدیہ" ہے۔ اس کتاب کا لب و لہجہ اتنا خراب ہے کہ اس وقت کے ہندوؤں اور عیسائیوں کو مرزا کے سخت الفاظ نے مشتعل کر دیا تھا۔ جو باتیں جارحانہ الفاظ اور مبارزانہ انداز میں لکھی گئی تھیں وہ نرم لہجہ اور دلکش الفاظ میں بھی لکھی جا سکتی تھیں۔ مرزا صاحب کی دریدہ دہنی نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف آریوں اور عیسائیوں کے دلوں میں عناد و منافرت کی مستقل تخم ریزی کر کے مذہب کی بنیاد پر ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا۔

بطور نمونہ از خروارے مرزا صاحب کے "دہان مبارک" کی نکلی ہوئی "گل افشانیاں" اور "اخلاق پھلجڑیاں" ضیافت طبع کے لیے بلکہ عبرت آموزی کے لیے پیش کی جاتی ہیں تاکہ قارئین کرام عبرت کی نگاہوں سے ملاحظہ کریں۔ یہ "گل افشانیاں" اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہیں جو بقول خود "رسول" بھی تھا اور اخلاق دیوتا بھی۔ نیز بقول خود "رحمۃ للعالمین" بھی تھا اور "افضل الانبیاء" بھی۔ نام کے لیے سب کچھ تھا لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا۔

آریا سماج ہندو دھرم کی ایک پروگریسو تحریک تھی۔ اس کا لب لباب یہ تھا کہ ہندو خود ساختہ خرافات چھوڑ کر ویدوں کی طرف لوٹ آئیں۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی گجرات کاٹھیاواڑ (بھارت) کے باشندہ تھے۔ دیانند کی واحد تصنیف "ستیارتھ پرکاش" پہلی دفعہ ۱۸۷۵ء میں "براہین احمدیہ" سے پانچ چھ سال پہلے چھپی۔ اس کے ناشر راجہ جے کشن داس بہادر سی۔ ایس۔ آئی (بنارس) تھے اس کتاب میں صرف بارہ باب تھے۔ تیرہواں اور چودھواں باب نہ تھا۔ جب مرزا غلام احمد نے آریہ سماج کے خلاف گندی زبان استعمال کی تو جوابی طور پر "ستیارتھ پرکاش" میں تیرہواں اور چودھواں باب کا اضافہ کیا گیا۔ اس کا مصنف کوئی اور تھا۔ اس نے قرآن۔ اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دشنام و اتہام اور خرافات و ہفوات کا انتہائی دل آزار مواد تحریر کیا۔ ممکن تھا آریہ سماجی یاوہ گوئی سے احتراز کرتے لیکن مرزا صاحب اس سارے کئے دھرے کے مسئول تھے۔ انہوں نے آریوں کو اس طرز کلام کا چسکہ ڈالا۔ اور وہ گالی دینے میں کھل گئے۔ (تحریک ختم نبوت شورش کاشمیری ص۳۳)

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے علاوہ اپنے دیگر رسائل و اشتہارات میں بھی ہندوؤں کو نہایت سختی سے کوسنا اور ان کی بہو بیٹیوں کو گالیاں دینا شروع کر دیا۔

(۱) کتاب "نزول المسیح" کے ص۱۱ پر قادیاں کے آریوں کو احمق جاہل کینہ طبع اور شیطان لکھا ہے۔

(۲) "چشمہ معرفت" کے ص۱۱۴ پر لکھتے ہیں "آریوں کا پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔

(۳) "شحنہ حق" کے ص۱۹ پر لکھتے ہیں تمہیں محمد کو اپنی لڑکی کا رشتہ تو دینا نہیں جو میری جائیداد کی تحقیق کرتے پھرتے ہو۔

(۴) "سرمہ چشم آریہ" کے ص۵ پر یہ اشعار لکھے ہیں۔

پچے چکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے

نام اولاد کے حصول کا ہے یار کی اس کو آہ وزاری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط ساری شہوت کی بیقراری ہے
دس سے کیا اچکی زنا لیکن پاک دامن ابھی بےچاری ہے

مرزا غلام احمد نے ازالہ کلاں صفحہ ۱۰ ح ۲ پر لکھا ہے

کہ "جس طرح گندے کنوئیں کے پانی کے ایک قطرہ سے اس کی تمام کثافت ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ان کے گندے خیالات اپنے بڑے نمونے سے پہچانے جاتے ہیں۔"

مرزا صاحب کی بدزبانی فحش کلامی اور دشنام دہی پر ہر طرف سے نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور ان پر سختی سے نکتہ چینی کی گئی کہ تم نے بازاری زبان استعمال کر کے آریوں کی طرف سے جوابی طور پر خدا۔ رسولؐ اور قرآن پر حملے کروائے ہیں۔

اس اعتراض کا جو جواب مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام"، طبع اول ۱۳۰۲ھ صفحہ ۱۰ پر دیا ہے وہ ان کے الفاظ میں ہی سنئے۔

"مجھ پر یہ نکتہ چینی کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن سے مشتعل ہو کر مخالفین نے اللہ جلشانہ، اور اس کے رسول کریم کی بےادبی کی۔ اور پر دشنام تالیفات شائع کر دیں۔" قرآن شریف میں صریح حکم ہے کہ مخالفین کے معبودوں کو سب اور شتم سے یاد مت کرو۔ تاکہ وہ بھی بےسمجھی اور کینہ پن سے خدا تعالیٰ کی نسبت سب و شتم کے ساتھ زبان نہ کھولیں۔"

معترضین کا اعتراض نقل کرنے کے بعد مرزا صاحب نے مقابلہ ہی یہ بھی لکھا ہے "ایسی گالیوں اور سخت بیانی سے تو قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔" ازالہ اوہام صفحہ ۲۶ حاشیہ پر لکھتے ہیں: "قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کی طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غائت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بےخبر نہیں رہ سکتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر رکھا۔ ابوجہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہائت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں۔ یعنی عتل بعد ذالک زنیم یعنی نہایت درجہ کا بدخلق اور ان سب باتوں کے بعد ولدالزنا بھی ہے۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں "تو پھر اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔ کیونکہ جو کچھ بتوں کی ذلت اور بت پرستوں کی حقارت اور ان کے بارے میں لعنت ملامت کے سخت الفاظ قرآن شریف میں استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ ہرگز ایسے نہیں ہیں جن کے سننے سے بت پرستوں کے دل خوش ہوئے ہوں۔"

قرآن کریم جو کہ اقوام عالم کے لیے زندگی کا پیغام لایا ہے۔ جو مردہ قوموں کو حیات بخشتا ہے۔ جس نے عرب کے جاہل بدوؤں کو عالم اور مہذب بنا کر اس لائق کیا کہ علم، عمل اور تہذیب و تمدن میں تمام دنیا کو سبق دیں۔ ایسے پاکیزہ اور حیات آفریں پیغام پر مرزا غلام احمد جیسا بدبخت انسان گالیوں کا الزام دے رہا ہے۔

مرزا غلام احمد نے عتل بعد ذالک زنیم کا ترجمہ "ولدالزنا" غلط لکھا ہے۔ قرآن کریم میں یہ تحریف معنوی ہے۔ ولید بن مغیرہ کا قصہ صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مشرکین آئے۔ اور گذارش کی کہ آپ ہمارے معبودوں کی تردید نہ کریں تو ہم بھی آپ کے خدا کی تعظیم کیا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت فرمائی کہ آپ ان جھوٹی قسمیں کھانے والوں کی بات نہ مانیں جو طعنے دیتے پھرتے ہیں۔ چغلیاں کھاتے ہیں۔ خیر کے کاموں سے روکتے ہیں۔ اور بڑے خطاکار ہیں۔ ان لوگوں میں ولید بن مغیرہ بھی تھا۔ جو بڑا بدکار اور بدنام تھا۔ قرآن کریم نے اس کے بارے میں کہا عتل بعد ذالک زنیم (پ ۲۹ سورہ نون رکوع ۲)

ترجمہ از شیخ الہند "اجڈ ان سب کے پیچھے بدنام"

(الف) عربی لغات میں زنیم کے معنی لکھے ہیں اَلْمُلْصَقُ بِالْقَوْمِ وَلَیْسَ مِنْھُمْ (لسان العرب)

(ب) اَلْمُسْتَلْحَقُ فِی قَوْمٍ وَلَیْسَ مِنْھُمْ (تاج العروس)

(ج) ONE ADAPTED AMONG A PEOPLE TO WHOM HE DOES NOT BELONG)

(عربی اردو ڈکشنری از ای ڈبلیو لین)

عربی کی ان مشہور و معروف اور مستند لغات کی رو سے "زنیم" کے معنی ہیں: "جو شخص کسی دوسری قوم میں شامل ہو جائے بحالیکہ وہ اس قوم سے نہیں۔"

کسی لفظ کے وہی معنی صحیح سمجھے جاتے ہیں جو ادب اور لٹریچر کی کتابوں میں بیان ہوں۔ عربی زبان سے تھوڑی سی واقفیت رکھنے والا انسان بھی خوب سمجھتا ہے کہ علامہ المبرد کی شہرہ آفاق کتاب "الکامل" کا مرتبہ اور درجہ کتنا بلند ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے عربی کے نصاب میں شامل ہے۔ علامہ ابن خلدون نے اس کتاب کو عربی ادب میں پہلا درجہ دیا ہے۔ اس مستند اور مشہور کتاب میں زنیم والی آئت نقل کر کے زنیم کے معنی علامہ موصوف نے یہ لکھے ہیں حضور الدَّعِيُّ الْمُلْزَقُ یعنی جو تو کسی قوم سے اور مل جائے کسی دوسری قوم کے ساتھ (الکامل جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ طبع مصر)

کروڑ میں شیزان بائیکاٹ مہم

کروڑ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں زاہد سویٹ اینڈ ڈرنک کارنر کے انچارج محمود احمد نے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اس نے انجمن تاجران کے صدر حبیب احمد کو بھی مطلع کر دیا ہے کہ اس سیزن سے بائیکاٹ کیا جائے علاوہ ازیں متعدد ہوٹل والوں اور ڈرنک کارنروں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے عشق اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس مرزائی فیکٹری کا بائیکاٹ کریں۔ اس نے جن دکانداروں کو کہا ان کے نام یہ ہیں الطاف ہوٹل والا، خلیل احمد ہوٹل والا اللہ دیا ہوٹل والا۔ رانا خلیل ہوٹل والا، پپو ہوٹل والا، شوکت مٹھائی والا۔ خالد مٹھائی والا اور پپو مٹھائی والا امید ہے کہ وہ بھی اسلامی غیرت کا ثبوت ہوئے بائیکاٹ کر دیں گے کیونکہ رزق دینے والی شیزان فیکٹری نہیں خدا کی ذات ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور خاص شاعروں میں سے تھے ایک شعر میں زنیم کا لفظ استعمال کر کے خود ہی اس کے معنی کرتے ہیں۔

وَ زَنِیْمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِیَادَةً۔ کَمَا زِیْدَ فِیْ عَرْضِ الْاَدِیْمِ اِلَّا کَارِعٌ۔

یعنی زنیم وہ ہے جسے لوگ زائد سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس طرح کھال میں ٹانگیں زائد معلوم ہوتی ہیں۔

لغت کا مشہور امام ابن درید کتاب الاشتقاق کے صفحہ ۱۰۶ پر لکھتا ہے وَالزَّنِیْمُ الَّذِیْ لَهٗ زَنَمَةٌ مِّنَ الشَّرِّ یُعْرَفُ بِهَا۔

مرزا غلام احمد نے زنیم کے لفظ کو غلط معنی پہنا کر قرآن پاک کی عظمت پر حملہ کیا ہے۔ قرآن مجید اس سے بہت بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس قسم کے نازیبا الفاظ اپنے مخالفین کے حق میں استعمال کرے۔ گالیاں تو وہ دیتا ہے جو کمزور ہو۔ اللہ عزوجل جو سب جہانوں کا مالک ہے۔ جس کے ارادے کو کوئی روک نہیں سکتا۔ جو آنکھ جھپکنے میں چاہے تو سارے جہاں کو تباہ و برباد کر دے۔ قرآن عزیز کے نزول کا مقصد تو یہ ہے کہ دلوں کو پاک بنائے۔ گمراہوں کو سیدھے راستے پر لے آئے۔ کیا ایسی گالیوں کو قرآن میں ثابت کرنا جاہلی ذہنیت نہیں۔ کیا یہ کلام اللہ کی توہین نہیں؟ کیا قرآن کی عظمت پر دھبہ نہیں؟ یقیناً ہے۔

انقلابی قدم

جمیل الرحمٰن ، باغبانپورہ، لاہور

پرچہ "ختم نبوت" حاصل کر کے احباب کو پڑھنے کیلئے دیتا ہوں خود بھی مطالعہ کرتا ہوں دلی سکون و راحت نصیب ہوتی ہے کافی عرصہ سے ارادہ کر رکھا کہ شکریہ کا خط چند سطروں میں لکھوں لیکن بعض مدرسہ کی مصروفیات آڑے رہیں جب شمارہ ۳۵ ملا اور اپنے پرچہ کا ایک انقلابی قدم دیکھا تو دل باغ باغ ہو گیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس سعی جمیلہ کو قبولیت سے نوازے اور ختم نبوت کے پروانوں کو اپنے اس پرچے کی وساطت سے ایمانوں کو تقویت بخشے۔ آمین

مولانا غلام رسول فیروز (م)

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۲۲:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"فیہا تحیون وفیہا تموتون" تم اسی زمین میں زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے، جب قانون یہ ہوا تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندگی کیسے گزار رہے ہیں؟

جواب:۔ اس آیت کا مطلب نہیں کہ تم ساری زندگی زمین کے اوپر ہی گزارو گے۔ ادھر ادھر کہیں نہیں جا سکتے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمہاری موت و حیات کا مرکز زمین ہے مگر کوئی ایک دن، سال یا ہزار، دو ہزار سال کے لیے زمین سے غائب ہو کر کسی دوسری جگہ چلا جائے اور پھر واپس آ کر زمین میں زندہ رہے اور یہیں پر مرے، تو یہ اس کی زمینی زندگی کے خلاف نہیں۔ ہمارے سامنے امریکہ اور روس کے لوگ چاند پر گئے انہوں نے کچھ عرصے کے لیے زمین کو مکمل طور پر چھوڑ دیا۔ اگر ان کے چاند پر جانے سے جس طرح قرآن کی اس آیت میں خلل واقع نہیں ہوا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے سے بھی اس آیت میں خلل نہیں پڑتا۔

۲۔ عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ابھی تک آسمان پر دو دن بھی مکمل نہیں ہوئے۔ کیونکہ اللہ کے ہاں ایک دن زمین کے ہزار سال کے برابر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ یعنی بے شک تیرے رب کے ہاں ایک دن ایک ہزار سال ہے۔

۳۔ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا معجزہ ہے اور معجزہ عام عادت کے خلاف ہوا کرتا ہے اللہ فرماتا ہے حرام علی قریۃ اہلکنہا انہم لا یرجعون، جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا ان پر حرام ہے کہ وہ دوبارہ لوٹ کر واپس آ جائیں، اس آیت میں عام عادت اور قانون کا ذکر ہے۔ مگر جب معجزہ دکھانا منظور ہوا تو اس عام قانون کو توڑا اور حضرت عزیر علیہ السلام کو پورے سو سال مردہ رکھ کر زندہ فرما دیا۔ چنانچہ یہ واقعہ تیسرے پارے میں مفصل مذکور ہے۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام پر آگ کا ٹھنڈا ہونا، ابراہیم علیہ السلام کے مارے ہوئے چار پرندوں کا دوبارہ زندہ ہونا، اصحاب کہف کا تین سو نو سال تک غار میں رہنا، موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا اور پھر چھوٹے سانپوں کو کھا جانا، پتھر میں بارہ چشمے پھوٹنا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا، پنگھوڑے اور جوانی میں گفتگو کرنا۔ مردوں کو زندہ کرنا۔ بیماروں کو ہاتھ پھیر کر شفا دینا۔ آسمان پر زندہ چلے جانا۔ یہ سب باتیں خلاف عادت اور عام قانون کے خلاف ہیں اور قرآن میں مذکور ہیں ان میں سے کس کس کا انکار کرو گے؟

انا انزلناہ قریبا من القادیان والا قرآن

شاید ان سب باتوں سے باغی ہو۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ السلام پر نازل ہونے والا قرآن مجید ان سب باتوں کا حامل ہے۔

سوال نمبر ۲۳:۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے کہ وہ تریسٹھ برس زندہ رہیں اور عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار برس تک۔

جواب:۔ یہ حضور علیہ السلام کی زبانی ہمدردی کے روپ میں اہل اسلام کو بہت بڑا دھوکا ہے۔ سمجھدار لوگ اسے ہرگز خاطر میں نہ لائیں گے۔ قرآن مجید حضرت نوح علیہ السلام کی عمر نو سو سال بتاتا ہے اسی طرح کئی انبیاء ایسے ہوئے ہیں جن کی عمر تریسٹھ برس سے زیادہ ہوگی۔ خود عیسیٰ علیہ السلام کی عمر مرزائیوں کے قول کے مطابق ایک سو بیس سال تھی۔ ان سب باتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا احساس مرزا کو نہیں

ہوا۔ مگر جب عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئی۔ تو یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ بن بیٹھے خود مرزا سات سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رہا گویا سات سال تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا رہا۔

۲۔ عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے دو دن بھی ابھی تک نہیں گزرے۔ کیونکہ آسمان پر ایک دن ہمارے ہزار سال کے برابر ہے اللہ فرماتا ہے۔ ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون (الخ) بے شک تیرے رب کے ہاں ایک دن ہزار سال کا ہے۔

سوال نمبر ۲۴:-

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

جواب:-

مقدس ہے آسماں سے وہ سرزمین طیبہ
مدفون ہے جہاں پر شاہ جہاں ہمارا
عیسائی بھی جا چکے ہیں اب تو چپ رہو تک
بے غیرت ہوئے ہو تم خود نستوئی عیاں تمہارا

"بے غیرت" کا لفظ میری طرف سے نہیں بلکہ مرزائیوں کے اپنے شعر کا لفظ میں نے لوٹایا ہے۔

۳۔ شمس و قمر ستارے فلک بھی بلند تر ہے
فرشتے بھی آسمان پر فتویٰ کہاں تمہارا؟

۴۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی پر ایک انگریز نے بطور اعتراض یہ شعر پیش کیا ؎

کسی بگفت کہ عیسیٰ از مصطفےٰ اعلیٰ است
کہ ایں بزیر زمین دفن وآں باوج سماست

یعنی مصطفےٰ کا زیر زمین ہونا اور عیسیٰ کا آسمان پر ہونا عیسیٰ کے اعلیٰ ہونے کا ثبوت ہے تو آپؒ نے اس کے جواب میں فرمایا ؎

بگفتمش کہ نہ ایں حجت قوی باشد
حباب بر سر آب و گوہر تہہ دریا است

یعنی حباب پانی کے اوپر اور ہیرا دریا کی تہہ میں ہوا کرتا ہے تو گویا مرزائی صاحبان نے یہ سوال اپنے مربی انگریز سے حاصل کیا ہے مگر کاش اہل اسلام کے جواب کو ملاحظہ کر لیا ہوتا۔

مولانا منظور احمد الحسینی

تعارف وتبصرہ

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب : نماز کامل مسنون
تالیف : حضرت مولانا صوفی عبدالحمید مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
صفحات : ۸۳۰ قیمت ۷۵ روپے صرف
ملنے کا پتہ : ادارہ نشرواشاعت جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ پاکستان

نماز کے موضوع پر ابتدائی قرون سے کر آج تک سینکڑوں سے متجاوز کتب رسالے چھوٹے کتابچے، اور عظیم وضخیم کتابیں تصنیف کی گئی ہیں۔

عربی کے علاوہ اردو زبان میں بھی بے شمار کتابیں اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں جو تقریباً نو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ نماز کے اکثر اور اہم مسائل ضروریہ مع دلائل کے درج ہیں۔ تمام دلائل کتاب اللہ، احادیث صحیحہ اقوال صحابہ اور تعامل امت سے پیش کئے گئے ہیں۔

نماز کی کیفیت ادا اور بعض افعال و ہیئات، کچھ سنن وآداب اور مستحبات نماز کے بارہ میں صحابہ کرامؓ تابعین عظام اور ائمہ دین میں جو باہم اختلاف پایا جاتا ہے اصل پر متفق ہوتے ہوئے فقہ حنفی کے طریق کی افضلیت واولویت دلائل سے کھول کر بیان کی گئی ہے۔

کتاب کی ابتداء میں ان تمام آیات کو تذکار الصلوٰۃ فی القرآن کے عنوان سے جمع کر دیا گیا جن میں صراحتہ نماز کا تذکرہ ہے مولف کے نزدیک کے نزدیک ۵۱ سورتوں میں ۱۰۹ آیتوں میں نماز کا ذکر کیا گیا ہے خطباء کی سہولت کے لیے جمعہ، عیدین اور نکاح کے خطبات بھی اس میں شامل ہیں۔

کتاب کے آخر میں وہ تمام ضروری دعائیں شامل کر دی گئی ہیں جو صبح وشام یا دن رات پڑھی جاتی ہیں۔

غرض کہ "نماز مسنون" مستند مواد پر مبنی ہے معیار علمی انداز سنجیدہ اور مثبت ہے کتاب جامع اور اپنے موضوع سے متعلق تمام پہلوؤں پر حاوی ہے جس عنوان پر یہ کتاب لکھی گئی ہے مولف موصوف نے مع دلائل اس کا عطر کشید کر کے امت کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف موصوف جزاء خیر عطا فرمائے۔

***

نام کتاب : البلاغت
مرتبہ : مولانا سید محمد غیاث الدین مظاہری
صفحات : ۱۶۰ قیمت : ۱۵ روپے صرف
ملنے کا پتہ : کتب خانہ مظہری گلشن اقبال پوسٹ بکس ۱۱۸۲ کراچی۔

اہل فن نے تفسیر قرآن پاک کے بے مجوز علوم ضروریہ کے علم معانی وعلم بیان اور علم بدیع کو شمار فرمایا ہے اور انہیں تینوں علوم کو علم بلاغت کہتے ہیں۔ اس سے علم بلاغت کا شرف اور فضل ثابت ہوا۔ ابھی بے علماء کرام نے اس فن کی طرف ہمیشہ توجہ رکھی اور گراں قدر کتابیں تصنیف فرمائیں جو مدارس عربیہ کے نصاب میں داخل ہیں۔

مگر اس زمانہ میں استعداد یں کمزور ہو گئی ہیں۔ ضروری تھا کہ اس علم کی اصطلات واصول کو بھی اردو زبان میں لایا جاتا۔ اللہ تعالیٰ مولانا سید غیاث الدین مظاہری کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ انہوں نے اس کار عظیم کی طرف توجہ فرمائی اور اردو زبان میں اصول بلاغت کی آسان کتاب مرتب فرما دی۔ طلبہ کرام کے

باقی صفحہ ۳۰ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب : سہیل باوا

بچے ، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

رسول اکرمؐ کی عاداتِ مبارکہ

عاشق حسین اختر ابن ولی محمد کنڈیارو

رسول اللہؐ کی عادات کسی کو برا کہنے کی بجائے آپ برائی کرنے والوں کے ساتھ بھی برائی نہیں کرتے تھے بلکہ اسے معاف کر دیتے تھے۔ جب آپ کو کسی دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں سے جو آسان ہوتی اُسے اختیار کرتے تھے بشرطیکہ اس میں گناہ کا شائبہ نہ ہو، کیونکہ گناہ سے آپؐ بہت دور رہتے تھے کبھی اپنے ذاتی معاملے میں انتقام نہیں لیا۔ آپ نے کبھی نام لے کر کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی اور کسی غلام یا لونڈی اور کسی عورت یا خادم یا جانور کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ آپ کسی کی درخواست رد نہیں فرماتے تھے بشرطیکہ وہ ناجائز نہ ہو آپؐ جب گھر میں تشریف لاتے تو مُسکراتے ہوئے آتے، دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے خداوند قدوس ہم سب کو رسول اللہ کی عاداتِ مبارکہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دینی معلومات

۱ ـــ "شفیع المذنبین" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا جاتا ہے

۲ ـــ حضرت عزیر علیہ السلام کو خداوند نے سو سال کے لئے مُردہ کر کے پھر زندہ کیا۔

۳ ـــ حضرت "سارہ" علیہ السلام کو "اُم الانبیاء" کہا جاتا ہے

۴ ـــ تیمم پہلی بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت یعنی مسلمانوں پر جائز ہوا۔

۵ ـــ حضرت شعیب علیہ السلام کو خطیب الانبیاء کہا جاتا ہے۔

۶ ـــ علامہ شاطبیؒ کو امام الحدیث کہا جاتا ہے۔

۷ ـــ "جنگِ یمامہ" جو کہ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد میں ہوئی حفاظِ قرآن کی بڑی تعداد شہید ہو گئی تھی۔

۸ ـــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا اصل نام "شیبہ" تھا

۹ ـــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم کا اصل نام "عمرو" تھا

۱۰ ـــ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "امام الناس" کہا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ

محمد مظفر سلیم سندھو ٹنڈو آدم

محمد عمران رانا ، کوروڑ لعل عیسن

حضرت ابوبکرؓ کا نام عبداللہ اور لقب صدیقؓ تھا، آپ رسول پاک کے گہرے دوست تھے مردوں میں سب سے پہلے آپ ہی نے اسلام قبول کیا، آپ رسول کریمؐ کے ساتھ غارِ ثور میں رہے اس لئے آپ کو یارِ غار بھی کہتے ہیں، رسول پاک کے بعد آپ کو خلیفہ چنا گیا آپ نے ترسیٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون ہیں۔

رزقِ حلال

سہیل ، مین بازار چشتیاں

(۱) فرمانِ خداوندی ہے کہ جو لوگ حرام روزی سے پرہیز کرتے ہیں ان سے حساب کرنے میں مجھے شرم آتی ہے (۲) رسول کریمؐ کا ارشاد ہے کہ عبادت کے دس حصے ہیں جن میں سے نو کسب حلال میں شامل ہیں، مزید فرمایا جو آدمی دن بھر کسب حلال کر کے گھر واپس جاتا ہے رات میں اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (۳) حضرت سعدؓ نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس بات کی دعا کریں کہ حق تعالیٰ مجھے اس قابل بنا دے کہ میری ہر دُعا قبول ہو۔ آپ نے فرمایا اپنی روزی کو پاکیزہ بنالو مُستجاب الدعا ہو جاؤ گے۔

اجرِ حفظ قرآن پاک

شاہد جمیل جماعت پنجم روڈہ ضلع خوشاب

حضرت انسؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلا دے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا تو باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو

امام اعظمؒ کا واقعہ

محمد عبداللہ معاویہ قصور

ایک دفعہ ایک آدمی کو کہیں جانے کا اتفاق ہوا اس کے پاس ایک اشرفیوں کی تھیلی بھی تھی اسے کسی پر اعتبار نہ تھا چنانچہ اس نے تھیلی ایک درخت کے نیچے چھپا دی اور بے فکر ہو کر چلا گیا کافی مدت کے بعد جب وہ واپس آیا تو درخت کے نیچے اشرفیاں نکالنے کی غرض سے زمین کھودنی شروع کر دی مگر اشرفیوں کا کوئی سُراغ نہ ملا۔ سب دوستوں سے پوچھا مگر کسی نے کوئی تدبیر نہ سجھائی۔ آخر لوگوں کے کہنے کے مطابق امام اعظمؒ کے پاس گیا سارا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا تم بے فکر ہو کر جاؤ انشاء اللہ تمہارا حق ضرور ملے گا وہ آدمی بے فکر ہو کر چلا گیا اس کے بعد امام اعظمؒ ایک طبیب کے پاس پہنچے انہوں نے کہا کہ فلاں درخت سے دوا بنتی ہے اس طبیب نے کہا ہاں کیا اس مرض کا مریض تمہارے پاس آیا ہے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ قبل

طبیب نے کہا ایسا مریض تو نہیں آیا اسی طرح سب طبیبوں سے پوچھا آخر ایک طبیب سے معلوم ہوا کہ دو ماہ ہوئے ایک مریض آیا تھا اور میں نے اس سے فلاں درخت کی جڑ لانے کو کہا تھا آپ اس شخص کا نام و پتہ معلوم کر کے اسے بلایا اور کہا کہ فلاں درخت کی جڑ سے جو تمہیں اشرفیوں کی تھیلی ملی تھی وہ مجھے دے دو پہلے تو اس نے انکار کر دیا لیکن پھر اس نے تھیلی امام اعظمؒ کے حوالے کر دی۔

سات جنگی قیدی

عبدالعلیم ضیاء ـــ بارونے آباد

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ کی خدمت میں سات جنگی قیدی پیش کئے گئے آپؐ نے ان کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور حضرت علیؓ کو اس پر مامور فرمایا اسی وقت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ ان چھ شخصوں کے لئے تو یہی حکم رکھیے لیکن اس ایک شخص کو آزاد کر دیجئے آپؐ نے وجہ دریافت کی تو جبرائیلؑ نے عرض کی کہ یہ آدمی کریم الاخلاق اور سخی آدمی ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ آپؑ اپنی طرف سے کہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ حق تعالیٰ نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے۔

مہمان کی قدر

عبدالغنی شاکر - ہرنولی

ایک دفعہ آنحضرتؐ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسولؐ مجھے ایک رات کسی کے پاس مہمان ٹھہرائیے۔ چنانچہ حضورؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا اے میرے صحابہؓ کون ہے جو اس مہمان کو ایک رات کے لئے گھر میں ٹھہرائے۔ ان صحابہؓ میں سے ایک نے اُٹھ کر کہا یا رسول اللہ میں ٹھہراؤں گا۔ وہ صحابیؓ مہمان کو گھر لے گئے اور بیوی سے فرمایا کہ حضورؐ کا مہمان آج ہمارے ہاں ٹھہرا ہے کیا گھر میں کچھ کھانے کے لئے ہے بیوی نے کہا کہ بس بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے صحابیؓ نے فرمایا کہ بچوں کو کسی طرح بہلا پھسلا کر سلا دو اور کھانا رکھ دینا جب ہم کھانا کھانے کے لئے بیٹھیں گے تو تُو چراغ کو ٹھیک کرنے کے بہانے بجھا دینا اور اندھیرے میں وہ روٹی کھاتا رہے گا اور میں ویسے منہ چلاتا رہوں گا۔ چنانچہ بیوی نے ایسا کیا اور مہمان نے سیر ہو کر روٹی کھالی اور وہ صحابی بھوکے ہی سو گئے۔ وہ صحابی حضرت ثابتؓ تھے۔

قادیانی فتنہ

تحریر: لقمان شاہ

آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر یا نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔"

تو پھر کیسے مرزا قادیانی نے (نعوذ باللہ) نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اپنی اُمت بنائی۔ قادیانی ایسا فتنہ ہے جیسا نمرود کا تھا اس نے (نعوذ باللہ) خدائی کا دعویٰ کیا مگر خدا نے نمرود کو ذلیل و خوار کر کے اُسے نیست و نابود کر دیا اسی طرح جب مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس فتنہ کو اُبھارنے لگا تو خدا نے اسے ڈھیل دی لیکن اس نے توبہ نہ کی بالآخر ناپاک ٹٹی اور دستے میں ذلیل و خوار ہو کر مر گیا۔ اس مقام پر قادیانی لوگوں کو ڈوب مرنا چاہیئے۔ افسوس صد افسوس کہ قادیانیوں کی عقلوں پر پردہ پڑ چکا ہے یہ گمراہ ہو چکے ہیں جن کی راہ دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اے خدا ہمیں اس فتنے کے خلاف جہاد کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

بچوں کے لئے سبق

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد مصطفیٰ خدائے تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب: انہوں نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا!

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدائے تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ خدائے تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے!

سوال: قرآن مجید حضرتؐ پر پورا ایک مرتبہ اُترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ کبھی ایک آیت کبھی دو چار آیتیں کبھی ایک سورت جیسی ضرورت ہوتی گئی... اُترتا گیا!

بچیوں کے لئے سبق
ہم نے سیکھ لیا

ہم اپنی امی کا کہنا مانتے ہیں۔ ہم اباجان کا کہنا مانتے ہیں ہم کبھی اباجان کے سامنے اونچی آواز سے نہیں بولتے ہم کبھی امی سے چیخ کر بات نہیں کرتے محلہ والے سب ہمیں اچھا اور نیک کہتے ہیں۔

ہمارے اباجان کو، ہماری امی کو، ہماری باجی کو، ہمارے سب گھر والے نمازی ہیں۔

ہم نے اپنی امی کو وضو کرتے دیکھا ہم نے باجی کو وضو کرتے دیکھا ہم نے بھی وضو سیکھ لیا۔ دیکھنے سے جلدی سمجھ میں آجاتا ہے امی نے بیٹھ کر پانی پیا۔ باجی نے بیٹھ کر پانی پیا، بھیا نے بیٹھ کر پانی پیا۔ اباجان نے بیٹھ کر پانی پیا۔ ہم بھی بیٹھ کر پانی پیتے ہیں، کھڑے ہو کر پانی نہیں پیتے۔

لطیفے

تحریر: زاہد پرویز، اسلام آباد

ایک صاحب سائیکل پر سوار سڑک پر سے گزر رہے تھے کہ پیچھے سے ایک ٹرک تیز رفتاری سے آیا اور سائیکل کو ٹکر مار کے گزر گیا سائیکل سوار جب کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھا اور ٹرک کی طرف نظر کر کے دیکھا ٹرک کے پیچھے سفید رنگ سے لکھا تھا۔

"اچھا دوست پھر ملیں گے"

ایک دیہاتی دوسرے سے: میرے کھیت میں جو "پتلا" لگا ہے وہ اتنا اصل نظر آتا ہے کہ کوئی پرندہ کھیت میں آنے کی ہمت ہی نہیں کرتا۔

دوسرا دیہاتی پہلے سے: اور میرے کھیت کے پُتلے سے تو پرندے اتنا ڈر گئے ہیں کہ وہ پچھلے سال کا چُرایا ہوا غلہ بھی واپس کر گئے ہیں۔

بزم ختم نبوت

ایک دیدہ زیب اور منفرد رسالہ

ہم ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ اگر اسی طرح اس کا معیار بہتر ہوتا گیا تو وہ دن دور نہیں، جب یہ رسالہ پاکستان کا کثیر الاشاعت ہفت روزہ بن جائے گا۔ اس کا سرورق واقعی دیدہ زیب اور خوبصورت ہے جو بھی ایک نظر اس پر ڈالتا ہے تو پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور ہر آدمی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کا رسالہ باقاعدگی کے ساتھ ہمیں مل رہا ہے۔

شعیب اللہ کلیم بی۔ ایس سی۔ زمیندار ڈگری کالج گجرات
قاری محمد شفقت صاحب و قاری پیر سعد الدین نقشبندی
محمد عنایت آن کرشنا انجیا۔ محمد ندیم ایف اے سرسید کالج گجرات۔
وقاص بٹ و ارمان بٹ ایف اے سرسید کالج گجرات

یہ رسالہ مجاہد ہے اسلام کا

محمد ارشد عرشی متعلم جامعہ نعیم ٹانک

رسالہ سبھوں کو دکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو
جس زمین پر نبوت کی توہین ہو
آسماں اس زمیں پہ گراتے چلو
یہ رسالہ مجاہد ہے اسلام کا
نام اس کا اٹھاتے بڑھاتے چلو
اس کے ہر ورق پر ہے پیغام رسولؐ
تم جہاں کو دکھاتے سناتے چلو
اس رسالہ کا مقصد بتادوں تمہیں
ربوہ اور قادیان کو مٹاتے چلو
تھام کر ہاتھ میں سیف اللہ کی
نعرہ ختم نبوت لگاتے چلو
اے خدا اس کی عظمت بڑھا اور بھی
ہاتھ مل کر دعا کو اٹھاتے چلو
دوستو عرشی دن رات کہتا ہے یہ
قادیانی کو تازیانے لگاتے چلو

حسن وجمال کا پیکر

سعید احمد ثاقب تونسوی کراچی

رسالہ ختم نبوت کا نیا قاری ہوں اور رسالہ باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے ماشاءاللہ رسالہ ختم نبوت رسائل کی دنیا میں رسالہ ختم نبوت حسن وجمال کا پیکر ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خداوند قدوس ختم نبوت کو مزید ترقی عطا فرمائے آمین خصوصاً اکابرین ختم نبوت کے واقعات بہت ہی دلچسپ ہوتے ہیں کچھ عرصہ قبل ضلع ڈیرہ غازی خان میں تحریک شیر گڑھ چلی جس کی وجہ سے بندہ کو مرزائیت کے کفریہ عقائد معلوم ہوئے ورنہ شروع میں بندہ مرزائیت کو ایک مسلمانوں کا فرقہ سمجھتا تھا مگر تحریک کے دوران علماء کے بیانات سے معلوم ہوا کہ یہ تو انگریز کی اولاد ہے یعنی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔

یہ جہاد ہے

عبداللطیف گھلو لیاقت پور

ختم نبوت رسالہ کہیں سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ تو بہت پسند آیا۔ اتنا پسند آیا کہ گزشتہ ایک ماہ سے خرید کر خود بھی مطالعہ کر رہا ہوں اور دوسروں کو بھی اس کے مطالعہ کی تلقین کرتا ہوں۔ یہ آپ کا قادیانیوں کے خلاف ایک قسم کا جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جہاد کو جاری رکھے آمین رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ شیزان کی بوتل مرزائیوں کی ہے تو آج سے ہی ارادہ کر لیا کہ نہ ہی خود اسے پیوں گا اور بلکہ حتی کوشش ہو سکی دوسروں کو اس سے روکوں گا دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس میں میری مدد فرمائے

رسالہ پڑھے بنا لون سکون نہیں ملتا

عبدالحمید۔ ڈگری

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے جب تک اس رسالے کو پڑھ نہ لوں تب تک سکون نہیں ملتا اور یہ رسالہ بہت ہی پیارا خوبصورت معلوماتی رسالہ ہے کافی ایسے مضامین اور واقعات ہوتے ہیں جنہیں جی کرتا ہے بار بار پڑھتا رہوں اور اس رسالے کی اشاعت پر میں آپ کو اور تمام عالمی مجلس ختم نبوت کے اراکین کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ اس رسالے کو اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے والوں کو اور خریداروں کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور آپ کو اتنا حوصلہ مزید عطا فرمائے تاکہ یہ تمام غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قادیانیوں کا ڈٹ کر ہر موڑ پر مقابلہ کر سکیں میں مردان کے غیور عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے مردان میں قادیانیوں کی مرزا ڈسے کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اس کے بعد کینیڈا اور کرنچی جیگ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

شمارہ نمبر ۳۳ رسالے کا خوبصورت ٹائیٹل بہت پسند آیا پیلا صفحہ پر شملا یہ کا واقعہ پڑھ کر بہت صدمہ ہوا اس واقعہ پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے شمارہ ۳۰ میں جھوٹے کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے والا واقعہ قادیانیوں کے لئے ایک عبرت کا مقام ہے اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے شمارہ ۲۷ میں سید امین گیلانی کی لکھی ہوئی نظم بھاگ گیا بہت پسند آئی میری طرف سے سید امین گیلانی کو مبارک باد پیش کر دیں مرزا قادیانی کے بارے میں جتنے بھی مضامین چھپے ہیں انہیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے یہ انگریزوں کے وفادار ہیں اور انگریزوں کا بویا ہوا پودا ہے تاکہ مسلمانوں میں جہاد کا جذبہ ختم کیا جائے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس رسالے کو قادیانیوں کے خلاف ہر موڑ پر دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے ختم نبوت کے اکابرین کے واقعات زیادہ شامل کریں ۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت کو ترتیب وار شائع کریں اور میں ختم نبوت کی اشاعت کے لئے فنڈ ۱۰۰ روپے کا ڈرافٹ بھیج رہا ہوں اس کو قبول فرمائیں۔

دو شعر ـــــ یا قطعہ

سید شہزاد افتخار گل مانسہرہ

"ختم نبوت" کا عرصہ دراز سے قاری ہوں. اس کی تعریف و مقاصد و فوائد اگر بیان کرنے لگ جاؤں تو صدیاں درکار ہوں گی۔ کیوں کہ یہ ہفت روزہ نہ صرف ایک اچھا مخبر ہے بلکہ دینی ہم آہنگی اور تقویت ایمان کا باعث بھی ہے. بہرحال یہ دو شعر (قطعہ) کسی صفحے کی زینت میں اضافے کا باعث ہوگے تو مسرت ہوگی. عرض کیا ہے

دعویٰ نبیؐ کی شان کا کرتا نہ وہ کبھی
گرو کی جگہ پہ خاک، پھرتا نہ وہ کبھی
صادق ذرا بھی وہ، ہوتا جو بدزبان
بیت الخلاء میں لڑھک کر مرتا نہ وہ کبھی

خوشبو خود بخود اپنی طرف کھینچ لیتی ہے

شفیق سردار کانگڑہ کالسوفی

رسالہ ختم نبوت کا قاری ہوں. خداوند کریم اس کو دن دگنی اور رات چگنی ترقی دے آمین. بچوں کے لئے جو سلسلہ شروع کیا بہت ہی پسند آیا. قادیانیت پر جو آپ کے رفقاء نے روشنی ڈالی وہ ایک مثالی ہے اور روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے. دعا ہے کہ تمام مسلمان اسلام کی اس شمع کو روشن کریں اور قادیانی ناسور کا منہ توڑ جواب دیں، یہ ایک گلدستہ ہے جس کی خوشبو اہل ایمان کو اپنی طرف خود بخود کھینچ رہی ہے میری طرف سے رسالہ ہذا کو شفاعت اور گھر گھر پہنچانے والے حضرات کو ہفت ہفت دعا و سلام۔

نونہالان کا صفحہ ـــــ اچھا اقدام

محمد اقبال بجرا پیروی ، کراچی

ختم نبوت ایک نہایت خوبصورت رسالہ ہے جو شخص بھی اسے ایک بار پڑھ لے ہمیشہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے. یہ رسالہ قادیانیوں کی خوب بیخ کنی کرتا ہے ہم ہر ہفت رسالہ کے منتظر ہوتے ہیں آپ نے جو نونہالان کا صفحہ شروع کیا ہے اس سے بڑی مسرت ہوئی اس وقت اس تبلیغی پروگرام کی بہت سخت ضرورت تھی عریانی فلمیں ویڈیو گیم وغیرہ کا بازار ہر طرف گرم ہے ہماری قوم کے نونہالان کا مستقبل تباہ کیا جا رہا ہے. اس موقع پر آپ نے نونہالان کا صفحہ شروع کر کے ایک بہت اچھا اقدام کیا ہے.

رسالہ سے کافی فائدہ پہنچا

نیاز احمد ، عطر شیشہ ، مانسہرہ

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کی ۳-۴-۵ شائع شدہ جلدوں کا مطالعہ کیا اور کافی مؤثر پایا. ہمارے علاقہ میں مولوی محمد ایوب صاحب جامع مسجد غوثیہ کی طرف سے یہ ہفت روزہ باقاعدگی سے آتا ہے. تو انہوں نے مجھے پڑھنے کے لئے دیا جس سے ہمیں کافی فائدہ پہنچا ہے.

ختم نبوت کی خدمات ناقابل فراموش ہیں

مولانا عبد الکریم ندیم ـــــ خان پور

ہفت روزہ ختم نبوت کی خان پور میں دو ماہ سے آمد شروع ہوئی ہے رسالہ کی مانگ بکثرت ہے. ہر پڑھنے والا سراہتا ہے. اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جریدہ پورے عالم اسلام میں اپنی پوری آب و تاب نئے جذبے اور نئے ولولے سے تبلیغ دین اور حفاظت ختم نبوت کے فرائض انجام دے رہا ہے. بندہ باقاعدہ ہر جمعۃ المبارک کے خطبہ پر ہفت روزہ ختم کا تعارف کراتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بحمد اللہ شہر میں مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہے نوجوانوں پر مشتمل ختم نبوت یوتھ فورس قائم ہوگئی ہے جو اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے یہ تمام تر ختم نبوت کی وہ خدمات ہیں جو ناقابل فراموش ہیں۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) مانسہرہ کا پہلا سالانہ

جلسہ "دستار بندی"

زیر صدارت شیخ العرب والعجم مخدوم العلماء جناب حضرت مولانا **خان محمد** صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہو رہا ہے جس میں علاقہ بھر کے جید علماء کرام خطاب فرمائیں گے،

بتاریخ ۱۴۰۷
بروز ہفتہ ۱۸ شعبان المعظم
بمطابق
۱۸ اپریل ۱۹۸۷ء
بعد از نماز ظہر

مختصر تعارف

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کے اسم گرامی سے منسوب ہے اور مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی سے تین سال سے مانسہرہ شہر میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہا ہے جس میں تقریباً پانچ اساتذہ کرام شعبہ حفظ و ناظرہ، درس نظامی کے تدریسی کام میں مصروف ہیں اور مقامی طلبہ کے علاوہ ۲۰ غیر مقامی طلبہ زیر تعلیم ہیں جن کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ مدرسہ فی الحال ایک کرائے کی عمارت میں چل رہا ہے۔ مدرسہ کی اس ضرورت کے پیش نظر بعض مخیر حضرات نے دو پلاٹ کو ہبہ کئے ہیں۔ ایک تین کنال کا پلاٹ جنرل بس سٹینڈ کے قریب واقع ہے جبکہ دوسرے پلاٹ پر مدرسہ کی تعمیر جاری ہے۔ ۸ کمرہ جات کی دیواریں مکمل ہو چکی ہیں ابھی چھت کا کام باقی ہے جو کہ اہل ثروت اور دیگر حضرات کو خصوصی طور پر تعاون کی دعوت

مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر ۱۵۵۹ الائیڈ بینک آف پاکستان مانسہرہ برانچ ہے

منجانب: منتظمہ کمیٹی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) مانسہرہ

مسلمانان مقبوضہ کشمیر نے قادیانی مردہ مسلم قبرستان میں دبانے سے انکار کردیا

قادیانی حادثے میں ہلاک ہوا جسے قادیان لے جاکر دبا دیا۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں نے ایک قادیانی کو مسلم قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا اور اعلان کیا کہ ہم کسی مرتد کو قبرستان میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے اس سلسلہ کئی اسلامی مراکز اور مدارس و مساجد میں قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں اعلان کیا گیا کہ قادیانی کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ پچھلے دنوں وہاں ایک قادیانی خاندان کا ایک فرد محمد شاہ نامی موٹر کے ایک حادثے میں مرگیا قادیانیوں نے جنوبی کشمیر اس کے اپنے شہر کے قبرستان میں جو مسلمانوں کا قبرستان ہے دفن کرنے کی کوشش کی لیکن... مسلمان آڑے آگئے اور انہوں نے کہا کہ پاکستان، سعودی عرب اور دوسرے اسلامی ممالک نے انہیں کافر قرار دے دیا ہے۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے وہ پہلے ہی کافر زندیق اور مرتد ہیں لہٰذا کسی قادیانی مردے کو دفن ہونے کی ہم اجازت نہیں دیں گے بالآخر قادیانیوں نے مسلمانوں کے فیصلے کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے اور اپنا مردہ اٹھاکر مشرقی پنجاب انڈیا میں اپنے مرکز قادیان کے مرگھٹ میں دبا دیا۔ یاد رہے کہ قادیان سے شائع ہونے والے قادیانی اخبار بدر نے اس واقعے کو غلط رنگ دینے کی کوشش کی ہے لیکن اصل واقعہ یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

نے انجمن تاجران ضلع بہاولنگر کو خطاب کرنا تھا۔ چنانچہ شیخ محمد اختر صدر انجمن تاجران انعام خان، جنرل سیکرٹری سعید احمد قریشی سیکرٹری شیخ فقیر محمد محمد دین حاجی برکت اللہ شیخ عبدالرشید اپنے دیگر احباب کے ساتھ دفتر ختم نبوت میں تشریف لائے حضرت شاہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا اور مرزائیوں کی تخریب کاریاں بیان کیں الحمدللہ خوب کامیابی ہوئی۔ ۲۵ر جنوری کو حضرت شاہ صاحب نے جامع مسجد مدینہ میں صبح کی نماز کے بعد مسئلہ ختم نبوت پر مدلل و مفصل درس دیا۔ اور بعد نماز عشا جامع مسجد فردوس میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اس کے کئی دن تک مختلف مساجد میں درس قرآن دیئے۔

۳۰ر جنوری کا جمعۃ المبارک حضرت شاہ صاحب نے جامع مسجد القریشی میں پڑھایا اس کے بعد حضرت شاہ صاحب ہارون آباد تشریف لے گئے وہاں عظیم الشان ختم نبوت کے جلسے سے خطاب کیا۔ اس کے بعد ڈہرانوالہ اور مختلف چکوک کا دورہ کرکے فورٹ عباس گئے وہاں بھی مختلف حضرات سے ملاقات کی۔ اس کے بعد مروٹ تشریف لے گئے خطبہ جمعہ جامع مسجد مدرسہ قاسم العلوم میں دیا

مولانا سید ممتاز الحسن کا پندرہ روزہ دورہ

حضرت مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان پندرہ روزہ جماعتی دورہ پر بہاولنگر میں تشریف لائے۔ حضرت مولانا حکیم محمد اسماعیل صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر قاری عبدالغفور صاحب، مولانا فیض احمد شیخ عبدالستار صاحب شیخ حاجی عبدالکریم صاحب، شیخ محمد سلیم صاحب، شیخ عبدالرشید صاحب، مولانا محمد منور شیخ محمد طاہر صاحب، مولانا فیض احمد حبیب اللہ صاحب حافظ محمد مجاہد و دیگر احباب نے حضرت شاہ صاحب کا استقبال کیا۔ پروگرام کے مطابق حضرت شاہ صاحب

یوتھ فورس خانپور کا ہفتہ وار اجلاس ہر جمعہ کو ہوگا

خانپور نمائندہ ختم نبوت یوتھ فورس خانپور کا ہفتہ وار اجلاس ہر جمعۃ المبارک کو دفتر ختم نبوت یوتھ فورس زیر کمان عبداللطیف مغل دوابہ کالونی نزد منشی ہوٹل بریب نہر خانپور ہوا کرے گا جس میں تمام اراکین اور طلباء شریک ہوا کریں گے

"اعلان تبدیلی فون" مرکزی دفتر ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر واقع حضوری باغ روڈ۔ ملتان کے فون نمبر تبدیل ہوگئے ہیں۔ آئندہ سے احباب دن کے اوقات میں فون نمبر ۸ ۷ ۴ ۰ ۹ ۵ اور رات کے اوقات میں فون نمبر ۷ ۲ ۲ ۱ ۴ پر رابطہ فرمائیں۔

ریلوے حکام کی مرزائی نوازی پر مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد حکومت نے گزشتہ دسمبر میں ریلوے اسٹیشن ربوہ پر سپر ایکسپریس کا غیر قانونی اسٹاپ منظور کرنے پر وفاقی وزارت ریلوے نے رپورٹ طلب کرلی گئی ہے اس سلسلہ میں برانچ منیجر سیکرٹریٹ راولپنڈی کے سیکشن آفیسر محمد یامین نے ایک یادداشت کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو مطلع کیا ہے جنہوں نے ایک یادداشت کے ذریعے وزیراعظم پاکستان محمد خان جونیجو سے مطالبہ کیا تھا کہ ۲۲ سے ۲۹ ردسمبر ۱۹۸۶ء تک ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں کی طرف سے سپر ایکسپریس کا غیر قانونی اسٹاپ منظور کرنے والے ریلوے حکام کو معطل کیا جائے کیونکہ قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے انعقاد پر امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت حکومت نے پابندی عائد کر رکھی ہے اور قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ ممنوع ہے جبکہ مرزائی غیر مسلموں نے سالانہ جلسے کے نام پر ریلوے حکام کو غلط طور پر اور ایک سازش کے تحت سپر ایکسپریس کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ایک ہفتہ تک غیر قانونی ٹھہرایا گیا۔ جس کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا گیا تھا

مجلس علماء اہلسنت کی تمام تر خدمات مجلس تحفظ ختم نبوت کیلئے وقف ہیں

خانپور (نمائندہ ختم نبوت عبداللطیف مغل) مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم نشریات مولانا علامہ محمد عبدالکریم ندیم نے کہا ہے کہ ہماری تنظیم خطیب العصر حضرت مولانا محمد عبدالشکور دین پوری کی قیادت میں ناموس ختم نبوت اور ناموس صحابہ کے لئے کام کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا تحفظ ہی ملک و ملت کی بقا کا سبب ہے۔ علامہ ندیم نے بتایا کہ ہماری مجلس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ناموس رسالت کے لئے مل کر کام کرے گی اور ختم نبوت کے ہر فیصلہ پر لبیک کہتے ہوئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرے گی۔

مانسہرہ کی ڈائری

ازمولانا سید منظور احمد شاہ نمائندہ ختم نبوت ہزارہ ڈویژن

مانسہرہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کا ایک عظیم الشان اجلاس مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں ضلعی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کی زیر صدارت نماز ظہر کے بعد شروع ہوا۔ حضرت مولانا قاری فضل ربی صاحب نے تلاوت کلام پاک فرمائی۔ تلاوت کے بعد ضلعی امیر نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی سابقہ کارروائی سنائی اور وہ مقدمات جو "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" قادیانیوں کے خلاف لڑ رہی ہے اس کی تفصیل بھی بتائی گئی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام خطباء ضلع بھر میں اپنی اپنی مساجد میں ہر جمعہ پر قادیانیت کا پوسٹ مارٹم ضرور کریں۔ قادیانیوں کی جماعتی، سیاسی ریشہ دوانیوں سے عوام کو روشناس کرائیں۔ ضلعی امیر کے بعد حضرت مولانا قاری فضل ربی صاحب ناظم اعلیٰ نے اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا کہ ختم نبوت کا مسئلہ بنیادی مسئلہ ہے، تمام ذاتی سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مجلس کے پلیٹ فارم پر متحد ہو کر قادیانیت کا تعاقب کیا جائے۔ قاری صاحب کے بعد راقم الحروف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوشوں کا ذکر کیا جو اندرون اور بیرون ملک مجلس قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہے۔ راقم نے مجلس عمل کے ساتھ ہونے والے معاہدے کے بارے یاد دلایا کہ وزیر اعظم نے معاہدہ کی ایک شق پر عمل نہیں کرایا اور نہ ہی اس میں دلچسپی لی یہی وجہ ہے کہ مجلس عمل کے رہنماؤں نے اس معاہدہ کو مجبوراً ختم کرنے کا اعلان کیا ہے عجیب بات ہے کہ ختم نبوت جیسے اہم مسئلہ پر بھی حکومت دوغلی پالیسی اپنا رہی ہے اور یہ بھی یاد دلایا کہ جس حکومت نے بھی اس مسئلہ سے غداری کی اس کا انجام برا ہوا۔ قاری محمد افضل صاحب سیکرٹری نشرواشاعت ضلع مانسہرہ نے قراردادیں پیش کیں جن میں مطالبہ کیا گیا کہ مولانا اسلم قریشی کو برآمد کرایا جائے اور مرزا طاہر کو انٹرپول پولیس کے ذریعے واپس لا کر شامل تفتیش کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل جو حکومت کی تشکیل کردہ ہے اس کی وہ سفارشات جو قادیانیت کے خلاف ہیں ان پر فوراً عملدرآمد کیا جائے خصوصاً مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے ایک اور قرارداد میں ایس ڈی او واپڈا مانسہرہ کو فوراً تبدیل کیا جائے کیونکہ مذکورہ ایس ڈی او قادیانی ہے اور قادیانی سرگرمیوں کا گڑھ ہے۔ ایس ڈی او متعدد مرتبہ اپنے اسلام کا اعلان کر چکا ہے لیکن ہر دفعہ قادیانیوں کی سرپرستی کرتا ہے اپنے ماتحت واپڈا ملازمین کے سامنے کہتا ہے کہ میں قادیانی ہوں اور اگر کوئی ملازم بات کرے تو انہیں برطرف کرنے کی دھمکیاں دے دیتا ہے جبکہ مقامی ہسپتال کی ایک لیڈی ڈاکٹر کو بھی بلیک میل کرنے کی کوشش کی جس کی تفصیل اخبارات میں شائع ہو چکی ہے ایسے خود سر ایس ڈی او کو فوراً یا برطرف کیا جائے اور یا پھر تبدیل کیا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت کے سر پر ہوگی۔

ڈلیوالہ میں شیزان بائیکاٹ کا مظاہرہ

ڈلیوالہ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں شیزان سے بھری ہوئی ایک ویگن سپلائی کرنے کے لئے شہر میں داخل ہوئی تو شمع ختم نبوت کے پروانوں کے جذبات مشتعل ہوگئے وہ میدان میں اتر آئے اور ہر طرف سے بائیکاٹ کی آوازیں لگنا شروع ہوگئیں۔ صوفی عبدالغفار کی دکان پر سپلائروں اور ڈاکٹر دین محمد فریدی کا آمنا سامنا ہوگیا۔ گفتگو شروع ہوئی تو دو ٹوک جواب ہوگئے ڈاکٹر محمد شفیع جیون اور دوسرے دکانداروں کو بھی مطلع کر دیا عقیدۂ ختم نبوت اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار مسلمانوں نے مکمل بائیکاٹ کیا بس اڈے پر محمد جمیل دکاندار کو لالچ دیا گیا لیکن دندان شکن جواب پاکر وہاں سے بھی رفو چکر ہوگئے۔ ساجد جنرل سٹور سے بھی یہی جواب ملا۔ اب ڈلیوالہ میں ایک ہی آواز ہے۔ بائیکاٹ۔ بائیکاٹ۔ بائیکاٹ

آہ! ضیاء الرحمٰن سیفی ایڈووکیٹ مجاہد ختم نبوت چل بسے!

جناب ضیاء الرحمٰن صاحب سیفی ایڈووکیٹ مولانا سیف الرحمٰن صاحب سیفی خطیب مکی مسجد جھلوال کے صاحبزادے تھے۔ مولانا سیف الرحمٰن صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ رہ چکے ہیں۔ جناب ضیاء الرحمٰن صاحب سیفی تحریک ختم نبوت کے عظیم رہبر تھے۔ چار پانچ مہینے بیمار رہنے کے بعد رحلت فرما گئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ نے جس طرح والہانہ عشق و عقیدت کے ساتھ ختم نبوت کی تحریک میں حصہ لیا تھا۔ وہ آنے والے نوجوان نسلوں کے لئے نمونۂ عمل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ارفع مقام نصیب فرمائے اور ان کے والد محترم کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر فرد مرحوم کیلئے دعاگو ہے اور جناب مولانا سیف الرحمٰن صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

ربوہ میں آرڈیننس پر عملدرآمد کرایا جائے'

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں بھی قادیانی آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور قادیانیوں کی طرف سے اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کی خلاف ورزی بند کرائی جائے انہوں نے کہا کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہونے کے بعد قادیانی غیر مسلموں نے اپنے مکانوں عبادت گاہوں وغیرہ پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھ کر خلاف ورزی شروع کی۔ جس میں ربوہ سرفہرست ہے جس پر ملک بھر میں احتجاجی مہم شروع ہونے پر حکومت نے کلمہ کی توہین پر قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کئے اور عدالتوں نے سزائیں دینی شروع کر دی ہیں اور قادیانی عبادت گاہوں گھروں دکانوں سے کلمہ پاک کی توہین کی روک تھام کے لئے حکومت نے ضروری کارروائی کی مگر افسوس ہے کہ ربوہ میں تاحال یہ مہم شروع نہیں کی

اور قادیانی غیر مسلموں نے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے کلمہ پاک کے بڑے بڑے بورڈ آویزاں کر رکھے ہیں ہیباٹیوں پہ لکھ رکھے ہیں مگر حکومت پنجاب جھنگ کی انتظامیہ کوان کی کارروائی کے احکام جاری نہیں کر رہی ہے جس کی وجہ سے قادیانیوں کی سرکشی جاری ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ شاذ کمیٹی کے ممبران کی قرارداد کے مطابق ربوہ کا نام تبدیل کرکے صدیق آباد رکھا جائے۔ ایچ آنہ مرلہ دی گئی زمین کی لیز ختم کرکے قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ خالی پلاٹ مسلمانوں کو الاٹ کئے جائیں۔ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ سے لنگر خانہ ۳ باہر نکالا جائے۔ ربوہ کالج کی ۲۳۰ کنال اراضی پر ناجائز قبضہ ختم کیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہ اقصیٰ کا نام تبدیل کیا جائے۔

ختم نبوت کا مسئلہ دین کا بنیادی مسئلہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے راہنماؤں کی پریس کانفرنس

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) تینوں صوبوں کے دوروں کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تین سو تیرہ رکنی وفد اپنے سر پر کفن باندھ کر اسلام آباد کی طرف مارچ کرے گا تا وقتیکہ قادیانیوں کو ان کے اعلیٰ عہدوں سے برطرف نہیں کر دیا جاتا۔ یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست اعلیٰ عبدالحمید رحمانی اور صدر محمد متین خالد نے حاجی عبدالحمید رحمانی کی رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا بنیادی اور اہم مسئلہ ہونے کے باعث انتہائی نازک ہے مسلمانوں کی اس کے ساتھ والہانہ وابستگی اور جذباتی لگاؤ فطری ہے لیکن حکومت پاکستان کے رویہ نے الجھاؤ پیدا کرکے صورت حال کو پریشان کن بنا دیا ہے انہوں نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کو اغواء ہوئے چار سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے لیکن حکومت کی معنی خیز سرد مہری افسوسناک ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال فوری میں ملک کی نمائندہ دینی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ذمہ دار راہنماؤں کے وزیر اعظم پاکستان سے مذاکرات ہوئے انہوں نے مولانا اسلم قریشی کیس کے حل کے لئے ایک مرضی کی ٹیم مقرر کرکے ۲ ماہ کی مدت مقرر کی۔ اور یقین دلایا تھا کہ ۱۷ جون ۸۶ء تک مولانا اسلم قریشی قوم کے سامنے ہوں گے اور اگر قتل کر دیئے ہوں گے تو ان کے قاتل اپنے انجام کو پہنچیں گے یہی نہیں کہ اس وعدے کو گزرے ہوئے ایک سال گزر گیا ہے بلکہ مجلس عمل نے جن مشکوک اور مشتبہ افراد کو نامزد کیا ان میں سے مرزائی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر بڑے سکون سے ملک سے فرار ہو گیا ایک اور شخص اعظم گھمن ساکن سمبڑیال حال ہی میں جرمنی چلا گیا ہے ایک اور شخص اس گاؤں کا رہنے والا ہے جہاں مولانا اسلم قریشی جاتے ہوئے اغواء ہوئے۔ اغواء کے لئے اس شخص کی کار استعمال ہوئی اس نے کار کے بوگس کاغذات پیش کئے یہ گرفتار ہوا کار برآمد ہوئی مگر اس پر کیس صرف بوگس کاغذات کا قائم کیا گیا اور اب وہ ضمانت پر رہا ہے انہوں نے الزام لگایا کہ مولانا اسلم قریشی کے ایک ایک ملزم کو پولیس تحفظ دے رہی ہے حاجی عبدالحمید رحمانی نے حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت تمام قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات وشعائر کے استعمال سے روک دیا گیا ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا حالانکہ یہ قانون بھی ناکافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساہیوال شہداء کیس کے ملزمان کو دی گئی سزاؤں پر بھی عمل درآمد نہیں ہوا محمد متین خالد صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامیان پاکستان اپنے وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے اب بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں گے انہوں نے کہا کہ اسلم قریشی کیس اور ربوہ شہر کے نام کی تبدیلی صوبائی حکومت کا فرض ہے مگر وہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے لاہور راولپنڈی ایسے حساس شہروں میں قادیانیوں نے اسلامی اصطلاحات وشعائر کے نمایاں بورڈ آویزاں کرکے تعزیرات پاکستان کا مذاق اڑایا ہے۔ قادیانیوں کے معبد خانوں بشمول مری روڈ راولپنڈی میں بازار گنج مغل پورہ لاہور، گڑھی شاہو لاہور، ایم اے جناح روڈ کراچی اور ربوہ شہر سے فوری طور پر کلمہ طیبہ کے بورڈ اتروائے جائیں اس وقت پاکستان جس اندرونی انتشار اور بیرونی دباؤ کا شکار ہے اس میں قادیانی جماعت کا کردار واضح ہے اسرائیل میں قادیانیوں کا مرکز، اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کی موجودگی، ڈاکٹر عبدالسلام کا بھارت میں استقبال اور راجیو گاندھی سے اس کی ملاقاتیں بے شمار قادیانیوں کا ایک طے شدہ منصوبہ کے تحت پاکستان سے باہر آ جانا سفارت کاروں کے قتل تخریب کاری اور فرقہ وارانہ فسادات میں قادیانیوں کا ملوث ہونا بلکہ بے پناہ سرمایہ خرچ کرنا ایسے امور ہیں جس سے ملک عزیز کی امن وامان کی صورتحال خراب ہوتی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ مرزا طاہر کی ان ہدایات کا نتیجہ ہے جو وہ لندن میں بیٹھ کر مرزائیوں کو دے رہا ہے علاوہ ازیں انہوں نے پریس کانفرنس میں مولانا اسلم قریشی کے صاحبزادہ حبیب اسلم اور اسلم قریشی کیس کے مدعی ملک منظور الٰہی اعوان ختم نبوت یوتھ فورس سیالکوٹ کے رہنما نعیم احسن سلیمان منیر سعید نک پر پولیس کا لاٹھی چارج قابل افسوس ہے۔

پنوں عاقل میں قادیانیوں کی شرانگیزی کو روکا جائے

پنوں عاقل (نامہ نگار خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمان رحمانی نے کراچی کے دورے پر ختم نبوت کے دفتر میں پنوں عاقل کے بارے میں بتایا کہ وہاں نورالقرآن مسجد کے نزدیک قادیانیوں کا ایک گھر آباد ہے آئے دن شرانگیزی فتنہ بازی اور عوام میں خوف وہراس پھیلانا اس کے معمولات میں ہے ابھی چند دن پہلے رات کو ۱۵/۲۰ منٹ مسلسل فائرنگ کرتے رہے۔ جب پولیس کو اطلاع دی گئی تو پولیس نے یہ کہا کہ قادیانی کہہ رہے ہیں کہ یہ مولویوں نے فائرنگ کی ہے ابھی یہ بات چل رہی ہے کہ دوبارہ پھر انہوں نے فائرنگ کی مولانا رحمانی نے مطالبہ کیا ہے کہ اس شرانگیزی کو روکا جائے ورنہ بصورت دیگر ہم روکنے کی طاقت رکھ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ پنوں عاقل کی انتظامیہ بھی اتنی قادیانیوں کی پشت پناہی اور روا داری نہ کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" (مسلم)

اشتہار — ازبندۂ خدا

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

اعلیٰ معیار

مثالی نفاست

مضبوط اور پائیدار

شمع اسٹیل فرنیچر

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

فون: ۴۱۰۶۰۷

دکان نمبر ۸۔۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

ذہن کے دریچے کھل جاتے ہیں

محمد سفان مہتمم مدرسہ رحمانیہ جھبر کل تحصیل کروڑ

پچھلے تین ماہ سے محترم حافظ خلیل احمد صاحب پریس رپورٹر کروڑ لعل عیسن کے توسط سے پرچہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جوں جوں رسالہ ملتا جا رہا ہے یقین کیجئے ذہن کے دریچے اس طرح کھلتے جا رہے ہیں جیسے عرصہ دراز سے بند کسی مکان کے دروازے۔ اس رسالہ کی اشاعت پر میں آپ کو اور تمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتا ہوں۔ یہ رسالہ خود بھی پڑھتا ہوں اور دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتا ہوں اس کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن رحمانیہ رجسٹرڈ جھبر کل کی لائبریری میں رکھ دیتا ہوں جسے کافی لوگ پڑھتے ہیں جس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

بہت پسند آیا!

قاری امیر عالم خطیب دارو مانسہرہ

رسالہ ختم نبوت بہت پسند آیا بندہ آپ حضرات کی طویل العمری کے لئے دعاگو ہے اللہ تعالیٰ آپ کو امت مسلمہ کی پاسبانی، رہبری اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے مزید قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام امت سے اپیل ہے کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

دِل کو تسکین ملتی ہے

غلام یٰسین صاحب

بندہ ایک عرصہ سے ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہے۔ جس کے پڑھنے سے دل کو تسکین ملتی ہے اور دوسرے رسالہ کا منتظر رہتا ہے دین کے بارے میں بھی کافی مسائل معلوم ہوئے اور قادیانی کے بارے پہلے بھی معلوم تھا مگر ختم نبوت پڑھنے سے قادیانیوں کے بارے میں مزید واقفیت حاصل ہوئی خداوند کریم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام کوششیں بالخصوص اس رسالہ ختم نبوت کو پوری دنیا میں ممتاز کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

بقیہ: تبصرہ کتب

ہے یہ کتاب ایک تحفے سے کم نہیں۔ اگر اس کتاب کو (نورالاصول) کی طرح جو دینی مدارس میں مشکوٰۃ سے پہلے پڑھائی جاتی ہے) تلخیص المفتاح سے مقدم پڑھائی جائے تو طلبہ کے لیے اس فن سے مناسبت پیدا ہونے میں آسانی ہو جائے گی۔

بقیہ: غیر مسلم شعراء

اس پر ابند ار شہرے اس پر انتہا ٹھہرے

(مہاراجہ جوان سنگھ بہادر راجہ کاش رام راجہ)

ہے جبریل دربار غلام اللہ اللہ
نبوت کا یہ اتمام اللہ اللہ
یہ شان فصاحت یہ آیات مصحف
کلیم اللہ اللہ کلام اللہ اللہ
لب مصطفےٰ پر یہ اسرار وحدت
یہ بادہ یہ مینا یہ جام اللہ اللہ
نہ قول و عمل میں کوئی فرق مطلق
پیامی سراسر پیام اللہ اللہ

(پنڈت بالمکند عرش ملسیانی)

حاصل شرف ہے کس کو خدا کی جناب کا
ہمسر ہے کون شانِ رسالت مآب کا
عاشق ہوں اس جناب رسالت مآب کا
گردوں ایک ذرہ ہے جس کی جناب کا

(منشی پیارے لال رونق دہلوی)

نام پاک احمد مرسل ہے ہم کو پیارے
اس لیے لکھتے ہیں اختر نعت میں اشعار ہم

(پنڈت ہری چند اختر)

نکھر گئی دنیا میں معیار نور یقین سے
انسان کی تاریخ بعنوان محمد

(مہر لال سونی ضیاء فتح آبادی)

جمہور و مساوات کا پیغمبر ہے
آئینہ حالات کا پیغمبر ہے

(ستیہ پال اختر رضوانی)

تکمیل معرفت ہے محبت رسول کی
ہے بندگی خدا کی اطاعت رسول کی
ہے مرتبہ حضورؐ کا بالائے فہم و عقل
معلوم ہے خدا ہی کو عزت رسولؐ کی
تسکین دل ہے سرور کون و مکاں کی یاد
سرمایۂ حیات ہے الفت رسولؐ کی
اتنی سی آرزو ہے بس اے ربِ دو جہاں
دل میں رہے تحرکے محبت رسولؐ کی

(سردار کنور مہندر سنگھ بیدی سحر)

بقیہ: غازی عبدالقیوم

پیش کیا گیا ہے۔ ان اشعار سے اس کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ اس قسم کے واردات و معاملات میں علامہ کا انداز فکر کیا تھا۔ لاہور کراچی میں عشقِ رسولؐ کی ان زریں مثالوں کے لئے یہ اشعار زندۂ جاوید خراج عقیدت ہیں کہ

"خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں نے وقتِ جنازہ جلوس نکالے لاکھوں نے ان کے نماز جنازہ میں شرکت کی، ناموسِ رسولؐ پر اپنی جان نچھاور کرنے والے اس شہید کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ میوہ شاہ کے علاقہ قبرستان میں ایک خاص چار دیواری کے اندر دفن کیا گیا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

غازی عبدالقیوم کا خاندان

ان کے بڑے بھائی کے لڑکے محمد سعید واہ فیکٹری میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ غازی عبدالقیوم کے ایک بھانجے پاکستان آرمی میں میجر ہیں جبکہ ایک دوسرے بھانجے لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر حق نواز خان ریٹائرڈ ہو گئے ہیں اور اب غازی میں پریکٹس کرتے ہیں ماشاء اللہ بڑے دین دار صوم و صلوٰۃ کے پابند اور متشرع ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے طفیل ہمارے اوپر بھی رحم فرمائے ہمیں بھی غازی عبدالقیوم خان شہیدؒ کی طرح ناموس رسالت پر مر مٹنے والا بنائے۔ "آمین یا رب العالمین"

فرما گئے یہ ھادی ——— لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

قانوناً شرعاً کوئی قادیانی مُردہ اہلِ اسلام کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا

- شریعت اسلامیہ کی رُو سے کوئی قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔
- پاکستان کے محکمہ مال کے کاغذات میں بھی مسلمانوں کی جائے مدفن کیلئے "قبرستان مقبوضہ اہل اسلام" اور غیر مسلموں کی جائے مدفن کیلئے "مرگھٹ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔
- قادیانی جب شرعاً و قانوناً غیر مسلم ہیں تو ان کا کوئی مُردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔
- جب مسلمانوں کے ساتھ نکاح، شادی بیاہ۔ رشتہ ناطہ۔ نماز۔ غرضیکہ دینی دنیاوی دونوں طرح سے قادیانی خود مسلمانوں سے علیحدہ ہیں۔ تو پھر وہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں اپنے مُردے کیوں دفن کرتے ہیں۔
- **اِن کا ایسا کرنا محض شرارت۔ فسادِ اشتعال انگیزی اور ملک کے حالات کو بگاڑنا ہے۔**

یہی وجہ ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں قادیانیوں نے اپنے مُردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کئے۔ مسلمانوں میں اشتعال پھیلا۔ بالآخر حکومت نے ان کے مُردے مسلمانوں کے قبرستانوں سے نکال کر علیحدہ قادیانی مرگھٹ میں دفن کرائے۔ اور اب پاکستانی قانون کے مطابق کوئی غیر مسلم قادیانی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔

اپیل

تمام مسلمانوں سے کی جاتی ہے کہ وہ اپنے قبرستانوں میں کسی قادیانی مُردے کو دفن نہ ہونے دیں۔

اگر کہیں کوئی قادیانی شرارتاً ایسا کریں تو اس کا فوری نوٹس لیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر کی خدمات ہمہ وقت مسلمانوں کیلئے حاضر ہیں۔

اطلاع ملتے ہی مجلس کے خدام مسلمانوں کے شانہ بشانہ قادیانی شرارت کو ناکام بنا دیں گے۔

دفتر مرکزیہ:- **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

کراچی	حیدرآباد	ٹنڈو آدم	ملتان	ربوہ	گوجرانوالہ	اسلام آباد	سرگودھا	فیصل آباد	لاہور
۷۱۱۶۷۱	۸۴۳۸۶	۵۱۳	۴۰۹۷۸	۴۶۶	۴۵۶۵۴	۸۴۹۱۸۶	۶۰۴۷۴	۲۴۴۰۰ / ۳۳۵۲۲	۵۳۴۳۳

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت پاکستان کے اہم مطالبات

(۱) محترمی صدرِ مملکت، جناب وزیرِ اعظم و معزز ارکان پارلیمنٹ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ ـــــــــ گذارش ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے، جس کا تحفظ اور اسکے تقاضوں کی تکمیل ہر مسلمان کے فرائض میں شامل ہے اس سلسلہ میں چند اہم امور آپکی توجہ کیلئے پیش کئے جا رہے ہیں، از راہِ کرم ان مطالبات کی منظوری کیلئے فوری قدم اٹھا کر ناموسِ رسالت علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے تحفظ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں۔

(۲) پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ مملکت کے بنیادی نظریہ سے انحراف کی کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے، اسلئے خود حکومت کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کی جو سفارش کی ہے اسے منظور کرکے قانونی شکل دیجائے

(۳) قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے ۱۹۸۴ء میں جو صدارتی آرڈیننس نافذ ہوا تھا اس پر عملدرآمد کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے، قادیانی اپنی عبادت گاہوں اور دیگر عمارات پر کلمہ طیبہ لکھ کر اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کرکے کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ لیکن قانون کے نفاذ کے ذمہ دار ادارے خاموش ہیں، اسلئے صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کا سختی کیساتھ اہتمام کیا جائے

(۴) مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے چار سال ہو چکے ہیں لیکن حکومت انکے اغوا کا سراغ لگانے میں قطعی ناکام رہی ہے بلکہ اسلم قریشی کے ورثاء کی نشاندہی کیمطابق ملزمان کو شامل تفتیش کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے اور تفتیشی ادارے اسوقت عملاً معطل ہیں، مولانا اسلم قریشی کی بازیابی بہرحال حکومت کی ذمہ داری ہے ۱۶ فروری ۱۹۸۷ء کو وزیرِ اعظم پاکستان نے مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے،

(۵) ساہیوال اور سکھر میں قادیانی جارحیت کا شکار ہونیوالے شہدائے ختم نبوت کے مقدمات کے فیصلوں کا اعلان کیا گیا، رحم کی اپیلیں صدرِ مملکت کی میز پر پڑی ہیں، جان بوجھ کر تاخیر کرکے انکو سول عدالتوں میں جانیکا موقعہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ حکومت ان فیصلوں پر بلا تاخیر عمل کرکے قاتلوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

(۶) کسی بھی نظریاتی مملکت میں کلیدی اسامیاں مملکت کے بنیادی نظریہ کے مخالفین کیلئے ممنوع ہوتی ہیں، اسلئے فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کیلئے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے

(۷) قادیانیوں نے مردم شماری اور ووٹروں کے اندراج میں خود کو غیر مسلم کے طور پر لکھوانے اور اسمبلیوں میں اپنے لئے مخصوص نشستوں کو قبول نہ کرنے کو پالیسی بنالیا ہے جو آئین سے سراسر انحراف اور بغاوت ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم ووٹروں کے خانے میں اندراج اور مخصوص نشستیں قبول کرنیکا قانوناً پابند بنایا جائے ورنہ قادیانی جماعت کیخلاف آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلا کر اسے خلاف قانون قرار دیا جائے

(۸) مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ اور اسلام کا مخصوص شعار ہے اور کسی غیر مسلم کو مسجد کا نام اور ہیئت بطور عبادت گاہ استعمال کرنیکا حق نہیں ہے، اسلئے جو مساجد مسلمانوں نے تعمیر کی تھیں اور کسی طریقہ سے قادیانیوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ مسلمانوں کو واپس دلائی جائیں اور قادیانیوں کی تعمیر کردہ عبادت گاہوں کی ہیئت قانوناً مسجد سے مختلف مقرر کیجائے۔

(۹) قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے بیرونِ ملک مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اسلئے حکومت کیطرف سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ خوش آئند بات ہے مگر اس دھوکہ دہی کو مکمل طور پر روکنے کیلئے شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد فارم ہائے داخلہ اور راشن کارڈ میں بھی حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اندراج ضروری ہے،

(۱۰) ربوہ کی زمین قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی کے دور میں انجمن احمدیہ نے کوڑیوں کے بھاؤ ۹۰ سالہ لیز پر حاصل کی تھیں اور بعد میں جعلسازی کے ذریعہ مالکانہ حقوق حاصل کرلئے انجمن احمدیہ کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کرکے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(۱۱) ربوہ کا لفظ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے مذکور ہے اور مرزا غلام احمد نے اپنے بارے میں عیسیٰ ہونیکا دعویٰ کیا تھا اس بنیاد پر قادیانیوں نے اپنے صدر مقام کا نام ربوہ تجویز کیا تاکہ قرآن پاک کے حوالہ سے لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکے اس فریبکاری کو ختم کرنے کیلئے ربوہ کا نام تبدیل کرکے تحریک ختم نبوت کے قائدِ اول امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبرؓ کے نام پر صدیق آباد رکھا جائے۔

حکومت پاکستان نے مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف کے دو الگ محکمے قائم کرکے دونوں قسم کی وقف جائیدادوں کو سرکاری تحویل میں لیا ہوا ہے لیکن قادیانی اوقاف آزاد ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ دیگر غیر مسلم اوقاف کیطرح قادیانی اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے

منجانب: کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان